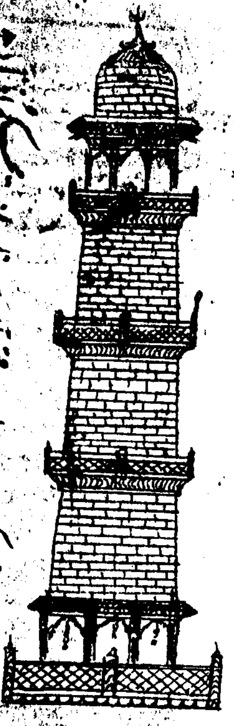
رجسٹرڈ ایل ۱۷

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۸ — دار الامان قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۰۴ء — نمبر ۹



حضرت مسیح موعود کی صلحکاری و امان کا لواء

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا ہے اسکے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جنہوں نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے

پیشگی قیمت سالانہ

عام سے	۵
خواص و معاونین سے	عہ
ہندوستان سے باہر	ے
غیر مذاہب والوں کی	۱۲
اپنے سلسلہ کے غیر مستطیع لوگوں سے	۱۲

دنیا میں پہلی طرز کا

قرآن کریم

قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ جس آسانی اور عمدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم دی جا سکتی ہے وہ اب مخفی امر نہیں رہا۔ اسی قاعدہ کے دیباچہ میں جس قسم کے قرآن کریم کا اشارہ کیا ہے محض خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرکے یسرنا القرآن کے مصنف کی کتابت سے ہم نے ایک قرآن شریف چھپانا چاہا ہے جو ڈیمی کاغذ پر ۱۸ × ۲۲ کی تقطیع پر بالفعل بطور نمونہ دو پارے چھاپے ہیں جو لوگ قرآن کریم کی اشاعت کے لیے دل میں جوش رکھتے ہیں اگر وہ اس نیک کام میں ہماری حوصلہ افزائی کریں گے تو اس مشکل کام کا سہل ہو جانا بلحاظ اسباب ممکن ہے اور پھر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو سارا قرآن شریف چھپ جانا آسان ہے +

اس نمونہ کے دو پارہ کا ہدیہ ۳ ہے یہ پارے بالکل تیار ہیں۔ تمام درخواستیں دفتر الحکم کے نام آنی چاہئیں +

مژدہ باد

سلک مروارید کا پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا قوم نے اس رسالہ کو خاص قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھا اور خدا کا شکر ہے کہ وہ بہت مفید بھی ثابت ہوا۔ اب اسکا دوسرا اڈیشن چھپ رہا ہے اس مرتبہ نظر ثانی کے بعد بعض بیش قیمت ترمیم بھی کر دی ہے۔ مگر وہ پانچسو سے زیادہ نہیں چھپا۔ جو درخواستیں کہ ختم ہونے پر آئی تھیں ہم انکو محفوظ نہیں رکھ سکے اسلیے جو صاحب جلد درخواستیں بھیجیں گے انکی تعمیل سب سے پہلے ہو جائیگی ورنہ تیسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کتابت اور تقطیع میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے قیمت وہی ۴ر فی جلد

تیسرا اڈیشن چھپ گیا

حضرت اقدسؑ کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدۃ الوجود پر خط جو پہلے دو مرتبہ چھپ چکا ہے اب تیسری مرتبہ چھپا ہے قیمت وہی ۱ر

دفتر الحکم کی موجودہ کتابیں

تفسیر القرآن پ ۱ ہم اسکے متعلق کچھ نہیں کہتے قرآن کریم سے محبت رکھنے والے منگوا کر دیکھیں اگر اس طرز اور اسلوب کی کوئی تفسیر انہوں نے پڑھی ہو اور یہ محض نقل ہے تو بیشک واپس بھیجکر قیمت وصول کر لیں قیمت عہ

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۳ء جس میں ۱۹۰۳ء کے جلسہ کی مکمل رپورٹ جس میں حضرت اقدسؑ کی زبردست تقریر کے علاوہ حضرت حکیم الامۃ اور مولوی عبدالکریم صاحب کے اعلیٰ درجہ کے لکچر بھی

جس میں قرآن کریم کی عظمت و جلال کو حقائق اور معارف کے رنگ میں ظاہر کیا ہے قیمت عہ

الانذار۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں طاعون کے مطابق حضرت حجۃ اللہؑ کی کاروائی کا مجموعہ اور جلسہ طاعون کی پوری روئداد۔ قیمت ۴ر

اصلاح النظر۔ آریوں کے قصہ آدم علیہ السلام پر اعتراض کا لطیف جواب جو حضرت حکیم الامۃ کے ارشاد سے ایڈیٹر الحکم نے لکھا اور آپ کی نظر ثانی کے بعد چھپا۔ اور آریوں کی طرف سے اب تک لاجواب ہے۔ قیمت ۲ر

تفسیر سورۃ تبت۔ فاضل امروہی کے قلم سے ایک معترض کے جواب میں قیمت ۲ر

محمودکی آمین قیمت —

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں حصہ (۱)
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آج سے چالیس برس پیشتر کے مضامین + مسئلہ الہام پر دیو سماج کے بانی اگنی ہوتری سے خط و کتابت۔ مسئلہ تناسخ پر آریوں سے بحث۔ اور وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قیمت ۲ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ دوسرا اڈیشن حضرت اقدسؑ کے قلم سے کسر صلیب کے لیے کارگر حربہ اور عظمت اسلام کے اظہار کا ذریعہ قیمت ۲ر

النصح جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی تصنیف منظوم اور قابل دید صرف چند جلدیں باقی ہیں قیمت ۲ر

مباحثہ حیات و وفات مسیح۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مباحثہ قیمت ۱ر

اسلام پر سیکچر ... [illegible]
حقیقت کتاب اللہ عیسائیوں کا رد قیمت ۲ر
حقیقت المہدی۔ حضرت اقدسؑ کے قلم سے قیمت ۲ر

ضروری اطلاع

اس سے پیشتر ہم نے الحکم میں کئی مرتبہ ظاہر کیا ہے کہ الحکم کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ خاکسار ایڈیٹر الحکم کے نام ہونی چاہیے۔ اور الحکم کے متعلق اسکی عدم رسی یا کسی اور قسم کے متعلق شکایت سے براہ راست دفتر الحکم کو مطلع کرنا چاہیے۔ مگر بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے حضرت اقدس کو کوئی خط لکھتے ہیں تو انہیں اس امر کا بھی جو الحکم سے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ سے عرض کرتے ہیں قطع نظر اس سے کہ آپکی اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپکو تکلیف بھی ہے کیونکہ آپکو کسی الحکم کے خریداروں یا انکی قیمتوں کی وصولی وغیرہ کسی بات کے متعلق نہیں بلکہ آپکو الحکم کے مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا جو ایڈیٹر کی اپنی ذاتی تالیف و ترتیب ہوتے ہیں اور اسکی ذمہ داری ایڈیٹر پر ہوتی ہے اور حضرت اقدس سے کوئی استفسار یا استعلام الحکم کے متعلق نہیں کیا جاتا کیونکہ آپکے اوقات گرامی ایسی تنگ فرصت کہاں ہیں کہ ہم یہ علم پر آپکو تکلیف دیں اسلیے بار بار یہ عرض کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی خط و کتابت جو الحکم کے متعلق ہو دفتر الحکم سے ہونی چاہیے

موتی

ہمارا انسان سے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب نکلتے رہتے ہیں تو نکلتے جاتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے جس کا ان کو علم بھی نہیں ہوتا اس لیے اس کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہیے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے کہ کہتا ہے کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیدانی تھی اُسے پیاس لگی وہ دوسرے گھر میں جا کر کہنے لگی کہ اُمتی تو ذرا پانی کا پیالہ کو دھو لینا کیونکہ تم اُمتی ہو اور میں سیدانی ہوں آل رسول ہوں۔ بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو جھٹ اُسکا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اسکو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہونچانے سے روکتی ہیں ان سب سے بچنا چاہیے۔ مگر ان سب سے بچنا اک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی اور نہ خدا اُس کا متکفل ہوتا ہے

ضرورتِ حقہ

ہمارے ایک احمدی بھائی سید محمد شاہ صاحب ساکن بن باجوہ کی بیوی بقضاء الٰہی فوت ہو گئی ہے چونکہ یہ صاحب احمدی ہیں ان کی برادری ان سے اسی وجہ سے بے تعلق ہے کہ وہ احمدی کیوں ہوئے یہ صاحب شالبافی کا کام کر کے اپنی وجہ کفاف بخوبی چلا سکتے ہیں اور گیلانی سید ہیں اگر کسی صاحب کو خدا تعالیٰ کی توفیق یاوری دے اور ان سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ملحوظ ہو تو وہ محمد علی صاحب مدرس بن باجوہ سے اسکے متعلق دریافت کر کے فیصلہ کریں ہماری جماعت بہت ہی خوش نصیب ہو اگر آپس کے تعلقات میں احمدی بھائیوں کی کثرت ملحوظ رکھے اعلیحضرت اقدس بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا بھی یہ ایک بڑا ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلیحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز ہے چنانچہ ۱۳؍ مارچ ۱۹۰۴ء کو جناب سول سرجن صاحب بہادر گورداسپور قادیان تشریف لائے اور انہوں نے آپ کی حالت صحت کے لحاظ سے چھ ہفتہ تک سفر کرنے کے ناقابل ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا۔ اسلیے آپ ۱۴؍ مارچ ۱۹۰۴ء کو گورداسپور حاضر نہ ہو سکے

۲- بزرگان ملت خدا کے فضل سے خدمت دین میں مصروف ہیں ایدھم اللہ بنصرہ

۳- ہفتہ زیر اشاعت میں بھی بارش ہوئی۔

مقدمات

بمقدمہ ایڈیٹر الحکم بنام فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم و کرم الدین فرد جرم سنایا گیا۔ ۱۴؍ مارچ ۱۹۰۴ء کو اعلیحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے خلاف مقدمہ تھا وہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پر ۱۵؍ مارچ ۱۹۰۴ء کے لیے ملتوی ہوا کہ ڈاکٹر صاحب آکر شہادت دیں کہ واقعی اعلیحضرت بیمار ہیں یا نہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ شہادت ایکٹ شہادت کے ماتحت غیر متعلق ہے۔ اور اسکے علاوہ پیر مہر علی شاہ کے متعلق جب سرٹیفکیٹ پیش ہوتے رہے ہیں تو عدالت نے کبھی یہ تجویز نہیں کیا کہ ڈاکٹر خود آکر شہادت حلفی دے مگر مجسٹریٹ صاحب نے اپنا فیصلہ بحال رکھا اور ۱۵؍ مارچ ۱۹۰۴ء کو ڈاکٹر صاحب کی شہادت لی جنھوں نے اپنے سرٹیفکیٹ کی تصدیق کی۔ آخر عدالت نے اس مقدمہ کو ۱۰؍ اپریل پر ملتوی کیا۔

مقدمہ سرقہ میں ۱۶؍ مارچ ۱۹۰۴ء کو حکم سنانے کا وعدہ فرمایا اور ۱۶؍ مارچ کو مقدمہ خارج کر دیا۔ اور کرم الدین ڈسچارج ہوا۔

اب صرف دو مقدمے باقی ہیں ایک برخلاف کرم الدین و فقیر محمد دوسرا برخلاف حکیم فضل الدین و حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

کمشنر صاحب بہادر گورداسپور میں

۱۵؍ مارچ ۱۹۰۴ء کے دوپہر کو جناب کمشنر صاحب بہادر لاہور۔ گورداسپور تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن مقامی حکام اور عمائد شہر آپکے استقبال کو موجود تھے۔ گاڑی سے اترتے ہی آپ نے مقامی حکام کا سلام لیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر فروکش ہوئے شیخ علی احمد صاحب پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی گورداسپور نے شہر کے دیکھنے کے لیے عرض کیا۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ کل ملاقات کا دروازہ بالکل بند ہے کوئی ملنے کے لیے نہ آئے۔ مجھے فرصت نہیں ہے اسلیے میں شہر کو نہیں دیکھ سکتا۔ مختصر یہ کہ ۱۵؍ مارچ کو آپ نے خزانہ کا ملاحظہ فرمایا اور ۱۶؍ کی دوپہر کو واپس لاہور ہوئے

ایڈیٹر

معذرت

میں ۱۶؍ مارچ ۱۹۰۴ء کی شام کو واپس قادیان آیا ہوں۔ اس لیے ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۴ء کا اخبار یہی نہیں کہ بعد از وقت شائع ہوتا ہے بلکہ وہ پورے صفحات پر بھی شائع نہیں ہو سکا اور صرف ۸ صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے

انجمن حمایت اسلام لاہور کا قابل دید سالانہ جلسہ

۱- پہلے مشتہر ہو چکا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ یکم۔ دوم۔ سوم۔ اپریل کو منعقد ہوگا اور مشاہیر علما و فضلا مختلف دیار و امصار سے تشریف لا کر جلسہ کی عزت افزائی کرینگے اور شرکاء جلسہ کو اپنے پاکیزہ کلاموں اور وسیع معلومات اور تجارب سے مستفیض فرماوینگے پس ہمدردان قوم و ملت اپنی شمولیت سے جلسہ کو بارونق اور کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور علما اور ناظموں کی تقریروں اور نظموں سے حظ وافی حاصل کریں

۲- ان صاحبوں کے قیام و طعام کا انتظام حسب دستور ممبران انجمن کے ذمہ ہے جو جلسہ میں تشریف لاویں اور انجمن کے مکان میں ٹھہرنا چاہیں بشرطیکہ وہ کم از کم ایک ہفتہ قبل از تاریخ جلسہ اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔

۳- صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے اور صاحب منیجر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے ازراہ عنایت منظور کرلیا ہے کہ ان لوگوں سے جو جلسہ میں شامل ہونے کی نیت سے سفر کریں محصول کرایہ اور سب درجوں کا کرایہ نصف لیا جاوے گا یعنی وہ فقط ایکطرف کا پورا کرایہ دیکر واپس جا سکیں گے بشرطیکہ مسافت پچاس میل سے کم نہ ہو یہ رعایت شمول ایام جلسہ صرف دس روز کے لیے ہوگی اور اسی میعاد کے اندر اندر سفر کرنا ہوگا

۴- رعایتی شرح سکرٹری انجمن کے سرٹیفکیٹ پیش کرنے پر ریلوے سٹیشن سے ٹکٹ مل سکیں گے پس جو صاحب شریک جلسہ ہونا چاہتے ہیں وہ فوراً راقم سے سرٹیفکیٹ طلب کریں۔

۵- ریلوے سٹیشن لاہور پر چند والنٹیر مہمانوں کے استقبال کے لیے موجود ہوں گے جو انہیں گاڑیوں پر سوار کر کے قیام گاہ تک پہونچاوینگے۔

۶- سٹیشن سے باہر مگر احاطہ ریلوے کے اندر ایک شامیانہ نصب کیا جاوے گا اور اس کے پاس ایک بلند جھنڈا بطور نشان گاڑا جاوے گا۔ ریل سے اتر کر اور سٹیشن سے نکلکر شریک جلسہ ہونے والے صاحب پہلے اس شامیانہ میں چند منٹ کے لیے ٹھہرینگے اور وہاں سے قیام گاہ کو روانہ ہونگے بس ان صاحبوں کی خدمت میں جو ممبران انجمن کے مکان میں ٹھہرنا چاہیں التماس ہے کہ وہ پہلے اس شامیانہ میں ٹھہریں اور حتی الوسع ایسی ٹرینوں میں سوار ہوں جو دن کے وقت لاہور پہنچتی ہیں

۷- جلسہ حسب معمول اسلامیہ کالج کے وسیع صحن میں ہوگا جو ریلوے سٹیشن کے قریب شیراں والہ دروازہ (خضری دروازہ) کے سامنے ہے سٹیشن سے نکلکر قلعہ والی سڑک کے رستے شیرانوالہ دروازہ میں داخل ہوں یا لنڈا بازار میں سے ہو کر بھی دروازہ کے رستے کالج پہنچ جاویں مہمانوں کو اسی مکان میں ٹھہرایا جاوے گا جہاں جلسہ ہوگا۔

۸- جلسہ کی کارروائی یکم اپریل کو صبح کے سات بجے شروع ہوگی جس کے متعلق مکمل پروگرام پھر شائع کیا جاوے گا تا تعین جلسہ کارکنان انجمن کے آرام و سہولت کے لیے تو یہی مناسب ہے کہ جو صاحب شریک جلسہ ہونا چاہیں وہ اسی امر کی کوشش کریں کہ جمعہ کی صبح کو لاہور پہونچ جاویں

۹- علاوہ ان بیرونی احباب کے جو لیکچر دینگے دیگر شرکاء جلسہ کے لیے بھی موقع بموقع وقت نکالنے کی کوشش کی جاوے گی جس میں وہ کچھ مختصر اپنی تقریریں کرسکیں گے جو انجمن کی ترقی اور استحکام سے تعلق رکھتی ہوں اور انمیں ایسی تجاویز ہوں جن پر عمل کرنے سے وہ دقتیں رفع ہو جاویں جو اسکی ترقی اور استحکام کے سد راہ ہیں اور ہو سکتی ہیں۔

۱۰- جس مکان میں مہمان فروکش ہوں گے اس کا ایک کمرہ بطور سیٹنگ روم کے مقرر کیا جاویگا اور یہاں سے ہر ایک صاحب کو ہر ایک قسم کی اطلاع جو وہ صاحب حاصل کرنا چاہتے مل سکے گی اور خطوط وغیرہ بھی جو ان کے نام آئے ہوں اسی جگہ سے ملیں گے۔

۱۱- مہمانوں کو ٹکٹ دیے جاوینگے جنکے ذریعہ کھلنے کے کمرہ میں داخل ہونے کا حق انہیں حاصل ہوگا

الملتمس شمس الدین جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔

مسلمانوں کی فلاح کا اصلی ذریعہ

(عصر جدید یا مشہور اہل الرائے اور ہم)

عصر جدید بابت فروری سنہ ۱۹ کی اشاعت میں شائع کیا ہے کہ اس نے بعض مشہور اور لائق آدمیوں سے عصر جدید کے متعلق رائے پوچھی ہے اور یہ سوال بھی کیا تھا کہ مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کیا تجویز کرنی چاہیئے؟

اس سوال کا جواب ڈپٹی نذیر احمد خان صاحب مولوی شبلی نعمانی اور مولوی صاحب ... شروانی ... نے اپنے اپنے طرز پر دیا ہے۔ ہم وہ جوابات یہاں درج کرتے ہیں اور اس پر عصر جدید کے ایڈیٹر کی رائے بھی اور پھر اس پر اپنا ریمارک۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم یکجائی طور پر مندرجہ بالا اصحاب کی رائے درج کر سکتے ہیں اور نہ ان پر یکجائی ریمارک اس لئے آج صرف ڈپٹی نذیر احمد خان کی رائے دیتے ہیں۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے تینوں کی رائیں لکھیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

ڈپٹی نذیر احمد صاحب کی رائے

مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کی مدبیر اگر ہے تو تعلیم ہے اور خاص کر دینی تعلیم اور دینی تعلیم میں بھی خاص کر قرآن کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم کے بعد قرن اول کی تعلیم اور اس کے لئے ضرور ہے کہ گروہ علماء کو ہم خیال اور طرفدار بنایا جاوے جن کے ہاتھوں میں قوم کی باگ ہے۔"

اس پر عصر جدید کا نوٹ

مسلمانوں کو قرآن شریف کی تعلیم دینا اور وہ بھی سچی تعلیم دینا ایسی دراصل ایسی زبردست تحریک اصلاح کی پیدا ہو سکتی ہے جس کے مقابلہ میں سب کوششیں ناکارہ ہیں۔ جس قدر غور سے قرآن شریف کا مطالعہ کیا جاوے اسی قدر معلوم ہوگا کہ اس کا منشا یہی ہے کہ دنیا میں انسان "خدا ترس سنجیدہ اور کفایت شعار بنیں"۔ قرآن اعتدال سے یا عدل سے گذرنے ... تو ہر جگہ روکتا ہے۔ اور دنیا کو نیک عمل اور مشاہدہ قدرت کے لئے ایک میدان قرار دیتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم بھی اگر سچے طریقے سے نہ ہو۔ اور اوہام پرستی اور رسم پرستی اور باطل عقائد مزمنہ کی روشنی میں اس کو دیکھا جاوے تو وہ بھی بجائے ایک حبل متین ہونے کے ایک مجموعہ الفاظ کا ہو جاتا ہے جس کو ہر کسی طرح ہر شخص اپنی طرف کھینچ کر اپنے خام و غلط و پژمردہ تمدن کی تصویر بنا لیتا ہے۔ قرآن شریف کا مطالعہ عقل و علم کے نور سے ہونا چاہیئے۔

رہا علماء کو مائل باصلاح کرنا۔ یہ کام بہت مشکل ہے مگر زمانہ آہستہ آہستہ اس کو بھی کرا جاتا ہے یہ سست اور ناکارہ اور متعصب گروہ قوم میں کم ہوتا جائیگا نیز ویسے علماء بھی ناپید یا بے وقعت ہو جاویں گے ہم کو پہلے تو ... خیالی اور قومی ہمدردی کا ... پھیلانا ... یقین ہے کہ علماء بھی اس میں آ کر ... ہمارے موجودہ حالت میں علماء کا جم غفیر تو ہماری طرف ... اگر ... متوجہ ہو سکتا ہے جب وہ یہ سمجھے کہ ہم ہر اصل ... ان کا ہم زبان ہیں۔ لیکن یہ ان کی خوشی سے ہو سکتا ہے نہ ... لو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ

اس رائے اور نوٹ پر ہمارا ریمارک

اس سوال کے اتنے جواب سے تو ہم بالکل متفق ہیں کہ مسلمانوں کو ایک کفایت شعار اور سنجیدہ قوم بنانے اور ان کو اپنی تمدنی حالت کی طرف متوجہ کرنے کی اگر کوئی تدبیر ہے تو وہ قرآن کریم کی تعلیم ہے لیکن اس تعلیم کی تکمیل کی جو صورت ڈپٹی نذیر احمد خان صاحب نے پیش کی ہے کہ "گروہ علماء کو ہم خیال اور طرفدار بنایا جاوے جن کے ہاتھوں میں قوم کی باگ ہے" یہ ایسی غیر معقول اور ناممکن العمل ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا ڈپٹی نذیر احمد صاحب ایسا مشہور آدمی اسے کیوں پیش کرتا ہے۔

ہم عصر جدید بھی اس سقیم رائے کی کمزوری کو تسلیم کرتا ہے اور اس کو بہت مشکل قرار دیتا ہے۔ وہ علماء کو مائل باصلاح کرنے کا ایک ہی وقت یا ذریعہ سمجھتا ہے کہ یہ سست اور ناکارہ اور متعصب گروہ قوم میں کم ہو جاوے یا ناپید اور بے وقعت ہو جاوے۔ علماء کو جو خطاب عصر جدید نے دیا ہے وہ واقعی اس کے مستحق ہیں۔

غرض غور طلب بات نذیر احمد صاحب کی رائے اور عصر جدید کی تنقید میں یہ رہ جاتی ہے کہ قرآن کریم کی سچی تعلیم مسلمانوں کی اصلاح کا حقیقی ذریعہ تو ہے لیکن اس تعلیم کو سودمند اور موثر بنانے کے لئے کیا راہ اختیار کی جاوے؟

بات اصل میں یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم سے اگر یہ غرض ہے کہ اس کو طوطے کی طرح رٹ لیا جاوے یا ٹوٹا پھوٹا ترجمہ پڑھ لیا جاوے تو اس کا پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہے قرآن کریم عمل کیلئے ہے اسلئے مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح کا ذریعہ یہ بتانا چاہیئے کہ قرآن کریم پر عمل کیا جاوے اور مسلمانوں میں عملی قوت پیدا ہو۔

عصر جدید تو یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم اگر سچے طریقے سے نہ ہو اور اوہام پرستی اور رسم پرستی اور باطل عقائد مزمنہ کی روشنی میں اس کو دیکھا جاوے تو وہ بھی بجائے ایک حبل متین ہونیکے ایک مجموعہ الفاظ کا ہو جاتا ہے جس کو ہر کسی طرح ہر شخص اپنی طرف کھینچ کر اپنے خام و غلط و پژمردہ خیال کو تمدن کی تصویر بنا لیتا ہے" مگر اس کا علاج ایسا مبہم اور مشکک سا بتاتا ہے جس کو ہر شخص شاید نہیں سمجھ سکتا اور وہ یہ ہے کہ "قرآن شریف کا مطالعہ عقل و علم کے نور سے ہونا چاہیئے"

ہماری رائے میں ایسے خیال کی کمزوری آج سے قریباً بارہ سال پیشتر ان تین شعروں میں خوب ظاہر کی گئی ہے۔ اور اگر عصر جدید کے لائق ایڈیٹر صاحب حق و حکمت کو حاصل کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے خوف کو نظر رکھکر پوچھیں تو وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اے اسیر عقل خود برہستی خود کم بناز
کین سپہر بوالعجائب چون تو بسیار آورد
غیر را ہرگز نمی باشد گذر در کوی حق
ہر کہ آید ز آسمان او راز آن یار آورد
خود بخود فہمیدن قرآن گمان باطل است
ہر کہ از خود آورد او نجس و مردار آورد

قرآن کریم کی تعلیم اور تعلیم کا مدار اگر محض عقلی بلند پروازی اور رسمی اور مروجہ علوم کی بنا پر ہے تو پھر وہ علماء جنکو عصر جدید سست ناکارہ اور متعصب گروہ قرار دیتا ہے ان میں شاید کم نہیں۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم اور تفہیم میں وہ محض تہیدست ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ علمی حالتیں بھی بہت ہی کمزور ہو چلی ہیں۔ اور اگر عقل اور علم کے نور سے مراد مغربی روشنی ہے تو پھر اسلام کا خاتمہ ہی سمجھئے مغربی فلسفہ اور یورپ کے علوم و ایجادات ان کے تمدن اور معاشرت کا جو بہیج اثر پڑا ہے وہ کسی سمجھدار آدمی پر مخفی نہیں پس نہیں معلوم کہ یہ عقل اور علم کا نور عصر جدید کے ایڈیٹر صاحب کی رائے میں کیا چیز ہے؟

علم آن بود کہ نور فراست رفیق اوست
این علم تیرہ را بہ پشیزے نمی خرم

اور نور فراست سے مراد وہ نور ہے جو تقوی اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی کے لئے فرمایا

فانہ ینظر بنور اللہ

غرض

قرآن شریف کی تعلیم (جس سے ہماری مراد عملی تعلیم ہے) کا بہترین ذریعہ وہ نفس مطہر و مطہر ہو سکتا ہے۔ جو

یتلوا علیہم ایتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب

کا مصداق ہو۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہوگا وہ ایک حد تک اپنے ذاتی خیالات اور مقالات ہوں گے جن میں صاحب حال کا کوئی اثر یا قوی اثر موجود نہیں لیکن وہ جو خدا تعالیٰ سے فیض پا کر اور روح القدس کی تائید سے کہتا ہے وہ نری انکلیں اور خیالی بلند پروازیاں نہیں ہوتی ہیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے اور سن کر بولتا ہے

پس قرآن شریف کی تعلیم کیلئے ڈپٹی صاحب کی سقیم رائے تو کسی نوع اور نہج سے قابل لحاظ نہیں غالباً انہوں نے محض اسی خیال سے

قرآن شریف کا ترجمہ کر دیا وقت بعض آیات کا ترجمہ محض کورانہ تقلید اور خیال تجارت کی بنا پر کر دیا ہے جن سے انکا دل غالباً متفق نہیں ہوگا

مثلاً آیات متعلقہ وفات مسیح وغیرہ۔

البتہ عصر جدید نے جو رائے علماء کرام عظم کو اپنی ساتھ ناحق کے متعلق دی ہے۔ وہ علماء کی حالت کو خوب واضح کر رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے غور کے قابل ہے۔

پس

اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی عام اشاعت مسلمانوں کی اصلاح کا ہی ذریعہ ہے۔ لیکن قرآن فہمی اور عملی قوت کے پیدا کرنے کیواسطے خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مزکی کی ضرورت ہے اس کے ماتحت جو قوم ہوتی ہے اس کی ساری نزاعوں اور جھگڑوں کا وہ حکم ہوتا ہے اور اسکا فیصلہ فیصلہ ناطق سمجھا جاتا ہے جس سے ایک واحدہ قوم میں پیدا ہو جاتی ہے جسکی ضرورت کو عصر جدید کا لائق ایڈیٹر محسوس کرتا ہے۔

پس اس حقیقت کے سمجھنے کیلئے کہ قرآن کریم حبل المتین بننے کی بجائے الفاظ ہی کا مجموعہ نہ ہو جاوے جس کو ہر ایک طرح ہر شخص کھینچ لے اسکی ایک ہی راہ ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا مامور خدا تعالیٰ سے علم و روشنی پانیوالا انسان اسکا معلم ہو۔ جب تک ایسے معلم کے زیر سایہ تعلیم پانیوالی نہ آئینگی۔ خود رائی۔ خودغرضی ضرور کام کرتی رہینگی اور وہ سچی غرض جو قرآن کریم کی تعلیم اور اسکی نزول سے ہے ہمیشہ مفقود رہیگی۔ ہمیں اس امر کے ثابت کرنیکے واسطے کسی منطقی دلیل کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اس پر کسی لمبی چوڑی بحث کی حاجت عربوں کی تاریخ موجود ہے۔ اور مسلمان اور غیر قومیں بالاتفاق مانتی ہیں کہ قرآن کریم کے نزول سے پہلے انکی حالت کیسی خطرناک اور تاریک تھی۔ یہ وہ قوم تھی جو دنیا کی ہسٹری یا تاریخ میں کوئی جگہ پانے ہی کے قابل نہ تھی۔ انکی معاشرت انکا تمدن انکی سیاست انکا اخلاق انکی روحانی حالت انکی عبادات غرض کل شیرازہ انکا منتشر تھا۔ لیکن پاک اسلام کے رشتہ میں منسلک ہو کر قرآن کریم پر عمل کر کے دنیا کی بہترین متمدن قوم اگر کوئی تو عرب دنیا کی بہترین ملکدار قوم اگر کہلائی تو عرب۔ علوم و فنون میں ترقی کرنیوالی۔ سیاسی امور کی باریکیوں پر پہنچانیوالی عرب ہی تھی۔ اس مشاہدہ سچے ہوتے ہوئے کسی دلیل کی حاجت ہے پس مسلمان اگر کبھی ترقی کر سکتے ہیں اور بیشک کر سکتے ہیں تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ وہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں اور اس جوئے کے رکھوانے کیلئے ایک ہی وجود ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہو کر آوے اور خدا کا فضل ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا مرسل ہم میں موجود ہے۔ جو مسیح موعود اور مہدی امن کا پاک نام لیکر آیا ہے۔ اس کے ساتھ سچا پیوند کرنے سے قرآن شریف کی عظمت و جلال کا سکہ دل پر بیٹھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا اقرار کر کے عمل کی توفیق ملتی ہے۔ (باقی پھر سہی)

مراسلت

رجعت شیعہ اور لاہوری مولوی مستفسر

سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۸ مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

اب ہم لاہوری مولوی کے دلائل پر غور کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کی دلیل عقلی کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا قادر ہے جمیع اشیا پر جیسا کہ تخلیق اولیٰ میں جمیع موجودات کو عدم سے وجود میں لایا پھر حشر کو زندہ کر کے اٹھائیگا اور اسی خدا نے حضرت خلیل الرحمن کیلئے چار جانور تنا مین ہاقیمہ اور خمیر کیا گیا تھا ان سب کو زندہ کر دیا۔ تو اگر رجعت میں زندہ کرنے میں کیا استبعاد عقلی ہے فرماتا ہے۔ وضرب لنا مثلا ونسي خلقه قال من يحي العظام وهي رميم دیکھو غایت المقصود صفحہ ۷ جلد اول

(فاما الجواب)

اب اہل علم غور کریں اس بودی دلیل پر ہم کب کہتے ہیں کہ خدا قادر نہیں ایسی رجعت کرنے پر بلکہ خدا قادر ہے کہ اس وقت مولوی صاحب کا سکونتی مکان آسمان پر اٹھایا جاوے اور پھر واپس زمین پر لایا جاوے خدا قادر ہے کہ مولوی صاحب کے جد بزرگوار کو پھر اسی دنیا میں بھیجے مگر اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ فی الحقیقت مولوی صاحب کا مکان آسمان پر اٹھایا گیا یا اون کا مورث اعلیٰ دنیا میں واپس آ بھی گیا۔ ایسے ہزاروں واقعات بطور امثلہ پیش ہو سکتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حیطہ قدرت میں داخل ہیں۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بغیر ارادہ و مشیت الٰہی وہ واقع بھی ہوگئی یا آئندہ ہونگی یہاں پر بحث واقعات صحیح اور امورات [illegible] بعیدہ اور ظنونات رکیکہ پر [illegible] ہونا شئے دیگر ہے اور ان کا وقوع اور [illegible] اور ہمارا مقصد اس امر کے وقوع پر [illegible] قدرت میں داخل ہونے [illegible] ہر کہ مردوں کو زندہ کرکے [illegible] واپس نہ بھیجے پر بھی تو قادر ہے۔ خدا کی [illegible] اور ترک فعل دونوں طرف برابر ہے [illegible]

لما یرید۔ قادر مختار ہی ہے [illegible] تک کسی طرف کا ثبوت [illegible] دلیل [illegible] تسلیم کیا جاوے اور ایسی [illegible] دلیل [illegible] [illegible] بھی مخالف [illegible] سنت اللہ [illegible]

تجدلسنت اللہ تحویلا۔ درحقیقت ما نحن فیہ میں امورات تنقیح طلب یہ ہیں (۱) قرآن کریم میں یوم الرجعت شیعہ کا مذکور کہیں ہے (۲) جو آخرت تو ہوگی اور قبر میں ان سے حساب و کتاب ہو رہا ہے وہ پھر واپس اسی دنیا میں کسیوقت آوینگے یعنی کہ خداوند عالم اون کو [illegible] (۳) یہ واپس کسی خاص دن پر ہوں [illegible] جسکو شیعہ [illegible] صفحے سے تعبیر [illegible] (۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا رجوع کرنا قرآن میں کہاں سے ثابت ہے اور [illegible] تخصیص کیا ہے۔ (۵) جبکہ بقول مولوی لاہوری محض مومن اور محض کافر رجوع کریں گے تو دشمنان اہل البیت بالخصوص اصحاب ثلاثہ جو بقول شیعہ منافق تھے [illegible] ان کی واپسی ہونا تسلیم کیجاتی ہے اور کہاں سے ثابت ہے کہ وہ بھی رجوع کریں گے اور اس [illegible] جواب [illegible]

(۶) رجعت میں جو لوگ زندہ ہوں گے [illegible] ہوں گی یا ان کی [illegible] (۷) [illegible] والی ہدایت۔ (ومن نعمره ننكسه في الخلق) کی اثر کی [illegible] آیت۔ (الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا) [illegible] حد تک ان پر حاوی ہوگی۔ (۸) رجعت میں [illegible] زندہ موجود ہوں گی [illegible]

[illegible]

[illegible] شہادت [illegible] اور [illegible] علیہ السلام [illegible] جاوے [illegible] اور [illegible] تسلیم کریں [illegible] اگر [illegible] اور [illegible] شہادت کافی سمجھی جاوے گروہ [illegible] اور [illegible] تو ہم [illegible] اس [illegible] غاصبانہ خلافت اور غصب حقوق اور مظالم [illegible] کیوں منظور نہوا جو دوبارہ [illegible] کے بعد ارجاع اور دوبارہ [illegible] بڑی۔ اسوقت تو حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی شہادت

کو بقول شیعہ کسی نے نہ سنا اب کون سنیگا۔ غایت اسفے الباب یہ کہ جسطرح شیعہ ایام محرم میں کسی کو امام حسین اور کسیکو عباس اور کسیکو قمر اور کسیکو سکینہ وغیرہ نامزد کر دان سے کیا قسم کی حرکات عمل میں لاتے ہیں وہ موجود ہے اگر اسی قسم کا ایک تماشا رجعت کا بھی خیال کریں گو کہ شیعوں نے اپنی تسلی اور تشفی کیلئے یہ تماشا جدید ایجاد کیا ہے درحقیقت صحابہ ثلاثہ کی [illegible] سے جبکہ ان کے جرائم اور گناہوں کی [illegible] اور دیگر لوگوں پر صداقت اور امر حقہ کا اظہار کرنا ہی مقصود بالذات ہے تو پہلے لوگ اس اظہار حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں درجہ اولیٰ سزاوار ہے کیونکہ ان کے خلافت کے معتقد تھے اور [illegible] کی مدد و معاون رہے ہیں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام اور حسنین کو اس وقت قوت انتظام [illegible] زیادہ [illegible] [illegible]

[illegible] بیان [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] شیعہ [illegible] اسوقت کی توبہ قبول ہوگی تو [illegible] اسلام [illegible] کریں گے جب ایک کافر اسلام قبول کرلیتا ہے جو تمام عمر شرک اور بت پرستی میں مبتلا ہوتا ہے تو اوسکے گناہ سب بخشے جاتے ہیں پھر ایک مسلمان جو گنہگار ہے جب [illegible] نادم ہو کر توبہ اور استغفار کرے تو کسطرح اسکے ذنوب کا ازالہ نہوگا اور خدا اوسکو نہ بخشیگا۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب تعزیر اور تعذیب بعض گناہوں کی بہگت لیں تو ضرور آخرت کی عذاب میں تخفیف عظیم ہوگی اور یہ بات شدت جرم اور عظم جنایت کی منافی ہے کیونکہ

اہل تشیع ان کے لئے قیامت میں عذاب کے قائل ہیں اور قرآن شہادت دیتا ہے (ولعذاب الآخرة اشد وابقى) (۱۰) امم سابقہ میں ایسی کوئی نظیر رجعت کی موجود ہے اور وہ نظیر رجعت شیعہ کے وقوع پر دلیل ہو سکتی ہے۔

(۱۱) ارجاع امم سابقہ اور رجعت شیعہ میں کیا مناسبت اور مماثلت ہے تا مولوی لاہوری کی دلیل (طابق النعل بالنعل الخ) پوری ہو۔

(۱۲) امم سابقہ کے ارجاع میں کسی قوم کو سزا اور عذاب دی گئی تھی۔ جیسا کہ شیعوں کو دکھے خدا امام مہدی صاحب دینگے۔

مولوی صاحب کو ہم مخاطب کرتے [illegible] سوالات کے جوابات [illegible] ہیں اور [illegible] کہ وہ [illegible] جوابات [illegible] اہل علم [illegible] غور کرکے [illegible] میں امتیاز کریں۔

یہ سب اعتراض مولوی صاحب [illegible] وارد ہوتے ہیں جو [illegible] بطور [illegible] پیش کئے [illegible] جب ہم آیات قرآن پر [illegible] بحث کریں گے [illegible] روشن ہوگا اسوقت [illegible] صرف خارجی دلائل سے کام لیا جو مولوی صاحب کی [illegible] مولوی صاحب ایک آیات دلیل پکڑنا۔ (وضرب لنا مثلا ونسي خلقه) [illegible]

[illegible]

[illegible] اثبات المطالب لدا بطال کا [illegible]

علاوہ ازیں [illegible] فضلا [illegible] کی صحیح [illegible] [illegible] حیوانی [illegible]

موت کے ساتھ ہی فنا ہو جاتے [illegible] طبیب [illegible] مردہ [illegible] حیوانی کا پیدا کرنا [illegible] [illegible] خالی شدہ [illegible] اور اللہ [illegible] پیدا اور ایجاد کرسکتا ہے [illegible] پیدا کیا ہے اور اس کا ہمیشہ [illegible] ہم [illegible] شیعہ علماء [illegible] رجعت [illegible] خود یہ مولوی [illegible] حشر خلائق میں [illegible] واقعہ پیش آیا پس مولوی جی یہاں [illegible] حشر خلائق میں انکار ہے کہ آپ رجعت کے ذریعہ اسکا ثبوت پیش کرتے ہیں بلکہ قصہ وفات واعادہ روح عزیر بوجہ اس کے اشتباہ کے تہا اور

اور بیان پر وہ شرط مفقود ہے پس ما دہ بھی باطل ہوا **فات الشرط فات المشروط** - قاعدہ مسلمہ ہے ورنہ ثابت کریں کہ فلانے مجتہد کربلا کو حشر اور قیامت میں اشتباہ اور تعجب ہو تب ہی تو خدا رجعت کے ذریعہ اس کا تعجب رفع کرتا ہے پھر کیا وہ مجتہد صاحب جب تک زندہ ہی رہیں گے - وہ براۃ ان کی درازی عمر کی کہاں ہے - فتدبر -

خاکسار نذر علی از پشاور -

مظلومان پوسٹ آفس

(وہی نوٹ سسٹم)

نوٹ سسٹم کی بد استعمالی کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ کچھ ایسی نہیں ہیں کہ ایک دوراندیش انسان اس سے واقف نہ ہو سکے - منجملہ ان کے ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ نوٹ لکھنے والے کے ہاتھ میں [illegible] کا فیصلہ دیا جاتا ہے - وہ اگر چاہے تو ان [illegible] اور دلائل کو نظر انداز کر دے جو اس کے حق میں مفید اور موثر ہیں اور ان کمزور پوائنٹس کو نوٹ کرے - یا اس کے حقوق کے موید نہیں ہیں یا ایسے طرز سے پیش کر دکر وہ کمزور سمجھا جاوے اور طرز تحریر گستاخانہ دکھائی دے ہم نے گذشتہ اشاعت میں ایک مثال بوری وتامل اور جلال الدین دو کلرکوں کی دی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی [illegible] دو مختلف سزائیں دی گئی ہیں - اب غور طلب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ جب حال میں ایک ہی قسم کا جرم ہے پھر دو مختلف سزاؤں کے کیا معنے ؟ لیکن اس سوال کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ یہ اسی نوٹ سسٹم کا نتیجہ ہے - جلال الدین کا کوئی ہوا خواہ غالباً لاہور میں موجود تھا اس نے اپنی سعی سے اسے بچا لیا اور بوری وتامل کا پرسان حال کوئی نہ ہوا وہ زیر عتاب ہو گیا -

ہم **پوسٹ ماسٹر جنرل** صاحب بہادر سے ادب التماس کرتے ہیں کہ جہاں وہ پبلک کی خاطر یہاں تک عزیز رکھتے ہیں کہ ایک ادنے درجہ کے آدمی کی معمولی شکایت خط کے دیر پہنچنے پر تحقیقات کا ایک بڑا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں اور متعلق کارندہ کو کافی تنبیہ کرتے ہیں کیا رحم ان کا یہ فرض نہیں کہ ان لوگوں کے حال زار پر بھی رحم فرماویں جن کی قسمت ان کے ہاتھ میں دیگئی ہے - وہ **جلال الدین** اور **دیوی وتامل** والا کیس کل خود منگوا لیں اور اس کو اول سے آخر تک پڑھ جائیں - پھر ان کو [illegible] ہو جائیگا کہ ان کے ماتحت بیچارے اہلکاروں پر [illegible] رہی ہے اور کس طرح پر ان کے حقوق کا اتلاف ہے ہم جب تک ایک معاملہ کو نیو [illegible] میں نا پسند نہیں کرتے نوٹ سسٹم کی بد استعمالی میں ہم متعدد نہیں کثیر التعداد مثالیں [illegible]

کریں گے اور پوسٹ ماسٹر جنرل کو دکھائیں گے کہ ان کے ماتحت ان کی ذمہ واری پر محکمہ ڈاکخانہ میں کیا ہو رہا ہے -

ملازمان ڈاکخانہ کے کوارٹر

معزز و واقف معاصر زمیندار نے اس مضمون پر ایک سمجھدار نامہ نگار کی تحریر شائع کی ہے جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں - (ایڈیٹر)

علاوہ ان شکایات کے جو حوالہ قلم ہو چکی ہیں اور ابھی بہت شکائتیں اور مضامین ہیں جن کی طرف حکام کی توجہ منعطف کرانا اور جن پر روشنی ڈالنا ضروری ہے منجملہ ان کے ملازمان ڈاکخانہ کی کوارٹر یعنے جائے قیام وسکونت کا معاملہ ہے - یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ ملازمان ڈاکخانہ کے فرائض کچھ ایسے ہیں کہ جن پر وقت اور موسم بھی رحم نہیں کرتے - موسم گرما میں جبکہ آفتاب ۵ بجے نکلتا ہے اگر ان کی حاضری ہے تو موسم سرما میں جبکہ لقب [illegible] بھی بیدار ہوتا ہر ملازمان ڈاکخانہ بھی چھ بجے کی حاضری کی پابند ہیں یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ مزدور [illegible] ایک بار تاک اپنے گرم بستروں میں پڑے ہوئے نیند کے خواب نوشین کے مزے لوٹتے ہیں [illegible] ایسا ہی خوش قسمت فرقہ [illegible] کو الفراق [illegible] ضروری کاروبار [illegible] کی طرف [illegible] ملازمان ڈاکخانہ [illegible]

اگر گرمیوں میں [illegible] غروب ہوا [illegible] اور ملازمان [illegible] گھروں کو چلے جاتے ہیں [illegible] ۵ یا ۵ بجے [illegible] ہے جبکہ چار گھڑی رات گذر گئی [illegible] عالم تاب بھی [illegible] سپرد نیند خوف [illegible] پیشتر ہی جا [illegible] اگر کوئی شخص [illegible] محنت سے جنگل سے شہر [illegible] دکھائی دیتا ہو تو وہ کوئی غریب ملازم ڈاکخانہ ہی ہے -

پبلک [illegible] اور بھی زیادہ ہوتی ہیں جو آبادی [illegible] سرکاری دفاتر کے پاس یا چھاؤنیوں [illegible] جہاں ان غریب ملازموں کو [illegible] کرایہ پر مکان [illegible] اور نہ سرکاری طور پر [illegible] سرکاری طور پر بنی ہوئی ہیں وہ [illegible] پوسٹ ماسٹروں کی حالت میں تو ان کے ملازموں اور [illegible] کافی نہیں ہوتیں اور [illegible] تو سوائے ادنی ملازموں کے اور [illegible] قابل [illegible] +

غرض یہ ہے کہ [illegible] رسانوں کی جان سخت

۱ آفت میں ہو - علاوہ ازاں کہ علے الصباح - دوپہر اور شام غرض دن میں چار چار پھیرے کریں اکثر اوقات دو دو ڈھائی ڈھائی میل کی مسافت کا طے کرنا ان کی ۱۰-۱۱ گھنٹہ کی سرکاری ڈیوٹی میں ۲-۳ گھنٹہ کا اور اضافہ کر دیتی ہے - دن کا تو کیا ذکر ہے - رات کو بھی کافی آرام نہیں ملتا - موسم سرما میں ان بیچاروں کی حالت قابل رحم ہوتی ہے شاید کوئی صاحب یقین کریں یا نہ کریں مگر یہ اصلی بات ہے کہ ایک شخص ایک ہفتہ تک اپنی لخت جگر بچوں کی صورت نہ دیکھ سکا - صبح وہ خواب نوشین میں تھے کہ ان کا کوچ دفتر کا ہوا - بچے اٹھتے ہی مدرسہ کو چلے گئے - والد صاحب کھانے کیواسطے گھر گئے تو لڑکے مدرسہ میں تھے - یہ بیچارے جھٹ پٹ زہر مار کر کے دفتر کو واپس ہوئے - لڑکے آئے اور اپنا وقت گذار کر خواب استراحت میں گئے اب رات کو ۹ بجے والد صاحب بھی آکر دراز ہو گئے اور صبح کو پھر وہی معمولی دور شروع ہوا - غرض ہفتہ بھر گذر گیا - جب اتوار کو بچوں کو چھٹی ملی تو آرزو ئے دلی بر آئی - اگر افسران محکمہ ذرا دریا دلی کو کام فرما کر احاطہ ڈاکخانہ میں تمام ملازمین کیواسطے معمولی گذرے کے قابل مکانات بنوا دیں تو تھوڑا وہ ان کا کرایہ مقامی شرح سے لیا کریں - پھر بھی ملازموں کیواسطے نہایت آرام اور اطمینان کا باعث ہو جاوے +

وی پی سسٹم اور ڈاکخانہ

اس سے پہلے بھی ہم کئی مرتبہ اس امر پر لکھنا پڑا ہے کہ وی پی سسٹم کے ذریعہ اگرچہ بہت بڑا فائدہ تجارت کو پہنچا ہے اور تاجروں اور خریداروں کو کئی قسم کے فائدہ ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس کے ذریعہ سے نقصان بھی ہوا ہے - خریداران کو بعض اوقات [illegible] مشہوروں کے ہاتھ سے دوا وغیرہ چیز دی جاتی ہے - جس کا تدارک بجز اس کے نہیں کہ خریدار عدالت میں جاوے اور پھر جو مشکل فیصلہ سے ایسے دغا باز تاجر کو سزا دلائے - لیکن اس [illegible] پہنچنا نہیں چاہتا شاید ایک فی ہزار بلکہ فی دس ہزار خریدار ہوتا ہوگا جو اپنے نقصان کی تلافی کیلئے [illegible] حالت پر پہنچے ورنہ تہر درویش بر جان درویش خاموش ہو رہتے ہیں - اور اسطرح ایسے غدار لوگوں کے حوصلے بڑھتے رہتے ہیں - برخلاف اسکے تاجر کو بھی اس طریق سے ایک قسم کا نقصان بعض اوقات پہنچتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص مال منگوا تا ہے پھر وجہ ہی انکاری کر دیتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف اس مال پر جو محصول ڈاک دیا جاتا ہے وہ تلف ہوتا ہے بلکہ منی آرڈر کمیشن جو وی پی پر پیشگی دیا جاتا ہے ضائع جاتا ہے - ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ منی آرڈر کمیشن ڈاکخانہ کیوں لیتا ہے جبکہ وہ منی آرڈر فرستندہ کو پہنچتا ہی نہیں ہوتا - وہ کمیشن تو اس رقم کا معاوضہ ہے - یکم اپریل ۱۹۰۴ء سے اس قاعدہ میں کچھ ترمیم ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آئندہ وی پی فارموں پر منی آرڈر

کمیشن کے ٹکٹ فرستندہ کو لگانے نہ پڑیں گے - بلکہ محکمہ ڈاکخانہ خود اسیقدر رقم اضافہ کر کے مکتوب الیہ سے وصول کیا کریگا مثلاً اگر ۵ روپیہ کا وی پی ہے تو اب اس کا وی پی کمیشن کا ٹکٹ اوپر لگایا جاتا ہے - لیکن اگر ۵ روپیہ کا وی پی کر دیا تو اسپر ۲ کا ٹکٹ لگایا جاویگا اور یہ ۲ ڈاکخانہ میں ہی جاوینگے اور مکتوب الیہ کا نقصان ہوگا - ہم نے اسی وجہ سے اپنے اخبار کے وی پی کرنے میں ۵ روپیہ کی بجائے ۵ روپیہ کا وی پی کرنا شروع کر دیا تھا کیونکہ اس سے کارخانہ کو کرایہ کا سرد سہت نقصان ہوتا تھا مگر خریداروں کا اس میں جاتا تھا لیکن اب آئندہ ڈاکخانہ خود ہی اضافہ کر کے وصول کر لیا کریگا - اس سے وی پی بھیجنے والوں کو کوئی نقصان نہ ہوگا - البتہ ڈاکخانہ کے پوسٹ ماسٹروں کا کمیشن ضرور کم ہو جائیگا اور انکو نقصان پہنچیگا اس لئے ان کے نقصان کی تلافی کیلئے کوئی تجویز افسران ڈاکخانہ کو ملحوظ رکھنی چاہئے - جنکو ایک ایک وی پی کے لئے کئی مرتبہ اندراج کرنا پڑتا ہے ہم اس قاعدہ پر مفصل پھر لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں فی الحال اسیقدر کافی ہے

سمالی لینڈ کی ڈاک کہاں جاتی ہے ؟

جزیرہ - سمالی لینڈ میں ہم جو اخبارات روانہ کرتے ہیں تعجب ہے کہ وہ وہاں بھی نہیں پہنچتے اور نہ وہ واپس دفتر میں آتے ہیں معلوم نہیں کہاں جاتی ہیں ؟ امید ہے کہ اسپر توجہ کیجاویگی -

ہرکاروں کی تنخواہ میں اضافہ کی ضرورت ہے

ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں سپرنٹنڈنٹ صاحب امرتسر ڈویژن کو توجہ دلائی تھی کہ وہ بیچارے ہرکاروں کی ترقی تنخواہ کی طرف بھی توجہ فرماویں ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہماری اس تحریر پر کیا نوٹس لیا جاویگا لیکن اسمیں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ یہ فرقہ بہت ہی ہمدردی کے قابل ہے - پانچ روپیہ ماہوار پر گرمی کی سخت جلانے والی دھوپ اور لوئیں [illegible] ہوائی پرندلور دوسرے حیوانات بھی آرام کرتے ہیں یہ بیچارے اپنا اپنا صدر بوجھ اٹھائے ہوئے بھاگے جاتے ہیں - نیچے سے زمین تپتی ہے اور پسینہ بہتا ہے بارش ہو یا کڑکڑاتا جاڑا انکو اپنے کام پر جانا ضروری ہے - اور پھر بڑی بھاری ذمہ داری ان کے سر ہے - ذرا بھر خراب ہو جاوے تو ان سے جواب طلب ہو - ڈاک ذرا دیر سے پہنچی تو ہرجانہ کے ذمہ وار - غرض عجیب کش مکش اور مشکلات میں پھنسے ہیں - اور اسپر تنخواہ صرف پانچ روپیہ ماہوار - پس انکی حالت ان کے کام کا موازنہ کر کے یہ ضروری ہے کہ اگر انکو آٹھ روپیہ ماہوار نہ دیئے جاویں تو کم از کم چھ روپیہ ہی دیئے جاویں - سپرنٹنڈنٹ صاحب اگر اس مضمون پر توجہ فرماوینگے تو وہ ہزاروں بیکس ہرکاروں اور ان کے بال بچوں کی دعائیں لیں گے +

مراسلت

اگر حقیقت اسلام درجہاں این ست
ہزار خندہ کفرست بر مسلمانی

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کابل کے ایک معزز عالم فاضل جناب مولوی عبد اللطیف صاحب رئیس خوست جب قادیان میں آئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے پھر واپس تشریف لے گئے تو وہاں کے نالائق والیوں نے علامہ موصوف کو ظلماً و عناداً شہید کرادیا۔ اسپر مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو فتویٰ لکھنے کی ضرورت لاہور میں بیٹھے بٹھائے پڑ گئی اور اپنے ماہواری رسالہ میں ایک طویل فتویٰ بدیں مضمون لکھا کہ مولوی عبد اللطیف حرام موت سے مرا ہے نہ کہ شہید ہوا کیونکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ دوسری آیت الا ان تتقوا منہم تقٰۃ ویحذرکم اللہ نفسہ۔ اب ناظرین انصاف فرماویں کہ چکڑالوی صاحب نے کیسی فاش غلطی کی ہے اور آیات بینات کا کیسا اُلٹا نتیجہ نکالا ہے پہلی آیت میں تو صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی مسلمان جان بچانے کے لیے ایسا کر بیٹھے تو خدا تعالیٰ اُسپر چنداں گرفت نہیں کریگا۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی مجبور کرے یا کچھ اندیشہ معلوم ہو تو جھٹ مرتد ہوجاوے۔ دوسری آیت میں صرف کفار کے ساتھ تعلقات دوستانہ رکھنے کی اجازت ہے بشرطیکہ اندیشہ فساد نہ ہو۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ذرہ سے خوف کیوجہ سے فوراً مرتد ہوجانا چاہیے۔ ان آیات سے اگر کوئی یہ سمجھے جیسا کہ چکڑالوی اپنے رسالہ ماہ جنوری میں لکھتے ہیں کہ (مالک حقیقی کے ساتھ شرک کرنا اولاد کو قتل کرنا فواحش کے نزدیک جانا۔ لہو۔ گوشت خنزیر۔ ناحق خون کرنا۔ یتیموں کا مال کھانا۔ کیل و میزان پورا نہ کرنا۔ عدل نہ کرنا۔ مردار۔ نیاز غیر اللہ وغیرہ (یعنی والدہ سے بیٹی سے زنا کرنا خداوند تعالیٰ کو گالیاں دینا وغیرہ) تمام مجبوری کی حالت میں حلال ہوجاتے ہیں اور ایسی حالت میں جو شخص ان سے پرہیز کرے اور اپنی جان کو ہلاک کرے وہ بھاری گمراہ ہے۔ دیکھو صلا اشاعۃ القرآن بابت ماہ جنوری ۱۹۰۴ء) تو اُسکی مثال کمثل الحمار یحمل اسفاراً کی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ مومنوں کو خاص طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولٰئک ہم المہتدون۔ خدا تعالیٰ تو مصیبت اور خوف کے وقت صبر کرنیوالوں کو صلوات اور رحمت کا وعدہ دیتا ہے اور ہدایت یافتہ قرار دیتا ہے مگر ملا چکڑالوی الیوم کا فرمانے ہیں العجب ثم العجب۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون۔ کیونجی یہ آیت قرآن شریف میں موجود ہے یا نہیں۔

بر این عقل و دانش بباید گریست

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا تخشوہم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم۔ پھر فرمایا ہے فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بایاتی ثمناً قلیلاً ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ہم الکافرون۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ دنیا کے لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو مگر معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبد اللہ صاحب میں کچھ دہریت کی رگ بھی ہے جو خدا سے تو نہیں ڈرتے مگر لوگوں سے ایسے ڈرتے ہیں کہ ذرہ سے خوف کی وجہ سے مرتد ہونے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

آفرین بر این ہمت مردانہ تو

چکڑالوی صاحب نے چند آیات سے غلط در غلط استدلال کرکے علامہ عبد اللطیف شہید پر ناجائز فتویٰ کفر لگایا تھا مگر خدا کی عجیب شان کہ علامہ موصوف کی بریت تو قرآن سے ثابت ہوگئی اور چکڑالوی خود ہی آیت ومن لم یحکم بما انزل اللہ فیہ کے وعید کے نیچے آگئے

مصرعہ

میں افسوس اپنے کرتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مصرعہ

کردۂ خویش آمد پیش

چند روز ہوئے کسی احمدی بھائی نے چکڑالوی سے پوچھا کہ اگر مولوی عبد اللطیف حرام موت سے مرگئے ہیں تو بتاؤ کہ امام حسین جو کربلا میں قتل ہوئے اُنکی نسبت آپکا کیا فتویٰ ہے اس کے جواب میں چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔ یہ ایک جماعت تھی جو گذر چکی ان کا کیا اُن کے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے جو کچھ وہ کر گذرے تم سے اُنکی پوچھ کچھ نہ ہوگی پس مرزائی جماعت کا یہ کوئی نیا سوال نہیں بلکہ قدیمی کافروں خصوصاً یہودی و نصاریٰ کے ہیں کہ ایسے ایسے سوال و اعتراض قرآن میں موجود ہیں اور ان کے جواب بھی ہم ادا کرتے ہیں کہ یہ صاحب آپنے ان فرعونی سوالوں کے جواب دینے کی تو تکلیف نہ دیا کیجئے اور اس غرض سے قرآن ہی پر نگاہ ڈال لیا کیجئے کہ یہ سوال کن لوگوں کے مشابہ ہیں مسلمانوں کے یا کافروں کے انتہیٰ

جواب الجواب۔ مولوی صاحب! فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے یا کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امم سابقہ کی نسبت سوال کیا تھا چونکہ وہ ایک دور دراز زمانہ کے واقعات تھے نیز انکے لیے سوالات بے سود بھی تھے اسلیے انکو یہ جواب دیا گیا کہ تلک امۃ الخ مگر یہ تو آپ سے اسی اُمت کے ایک فرد کی نسبت سوال کرتے ہیں جو قرآن شریف کے احکام کے ماتحت تھا کہ آیا وہ شخص جسنے یزید کی بیعت سے انکار کرکے اپنے آپ کو اور پھر اپنوں کو کربلا کے میدان میں ہلاک کرایا کیا اُس کا یہ فعل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا یا مخالف اور اُس کی کارروائی سے خدا اُسپر حسب تعلیم قرآن راضی ہوا یا ناراض دجل سے کیا فائدہ لا تلبسوا الحق بالباطل آیۃ بھول گئے۔ پھر تلک امۃ میں تو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب بھی داخل ہوگئے پھر آپنے اُنکی نسبت یہ ناجائز بکواس کیوں شائع کی کل کا مردہ آج قد خلت میں داخل ہے آپنے کس دلیل سے حضرت عبد اللطیف کو مستثنیٰ کرایا ہے

چیستی لے کورک فطرت تباہ
طعنہ بر خوبان بدیں روے سیاہ

مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر جو واقعات گذرے ہیں جو ایک ایک حیا بجا بکری کیطرح ذبح کیے جاتے تھے اُنکی نسبت بھی آپ کا یہ فتویٰ ہوگا۔ خصوصاً امام حسینؓ کی نسبت تو آپ کا یہی اعتقاد ہے جو عبد اللطیف صاحب کی نسبت ہے مگر شیعہ و سنی کے خوف سے آپنے ہمارے احمدی بھائی کو صاف جواب نہیں دیا ہے یہ آپ کا عجیب فتویٰ ہے کہ عبد اللطیف صاحب کی وفات سے پہلے جتنے قرآن شریف کے برخلاف کر گذرے انکو تو کچھ نہ کہو مگر عبد اللطیف کو ضرور بُرا کہدو۔ یہ تو نادان سے نادان بھی جانتا ہے کہ جس روز سے قرآن شریف نازل ہوا ہے اُس روز سے لیکر قیامت تک یہی ایک عام حکم ہے جو کوئی قرآن کے برخلاف چلے گا وہ گمراہ کہلائے گا جو اس کے ماتحت ہوکر چلے گا وہ مومن متقی کہلائے گا۔ آپ کی تخصیص آپ کی جہالت اور ضلالت پر گواہ ہے۔ اگر آپ واقعی طور پر اہل قرآن ہیں تو جواب صاف دیں قرآن شریف بزدلی اور نامردی کی تعلیم نہیں دیتا وہ تو بہادری اور شجاعت دکھلانے کی تعلیم دیتا ہے آیت تذہب ریحکم یاد کرو۔

اب ہم چکڑالوی کے مریدوں سے سوال کرتے ہیں کہ ایسا بہادر جو ذرہ سے خوف کیوجہ سے کل جرائم کا مرتکب ہونے والا ہو وہ بھی کبھی ہادی دین متین ہوسکتا ہے۔ اور کیا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آجتک کوئی نبی رسول ولی مجدد ایسا گذرا ہے جو لوگوں کے دھمکانے سے ڈر کر مرتد ہوا ہو۔ قرآن۔ توریت انجیل۔ احادیث۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جب کبھی کسی بندۂ خدا کو کفار نے تکلیف دی ہے تو ہجرت کرلی ہے یا قید اختیار کی ہے یا موت قبول کی ہے مگر کسی جرم کے مرتکب ہرگز ہرگز کبھی نہیں ہوئے مگر افسوس تمہارے مرشد پر جو ذرہ سے خوف سے بھی کفر اور شرک کی ترغیب دیتا ہے اور سب بزرگان دین پر یہ ناجائز فتویٰ جو عبد اللطیف شہید پر لگایا ہے آپکے اسلام او[illegible] دانی کی حقیقت معلوم شد۔

راقم محمد یمین ہزاروی حال وارد قادیان ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

ہم اور ہمارے ناظرین

الحکم کی موجودہ تقطیع اور حجم کے باعث الحکم میں بقدر مضامین چھپتے ہیں جو ایک معمولی کتاب کے پانچ جزو تک سما جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ الحکم کسقدر ریڈنگ میٹر ہفتہ وار دے رہا ہے لیکن الحکم کو بہترین اور مفید تر اخبار بنانے کے لیے اسکی توسیع اشاعت کی بہت بڑی ضرورت ہے جو قوم کی توجہ چاہتی ہے۔

اکثر خطوط میں الحکم کی موجودہ تقطیع اور حاشیہ کی اصلاح کے لیے توجہ دلائی جاتی ہے۔ ہمارے ناظرین انشاء اللہ العزیز ۱۰ اپریل کے الحکم کو ان اصلاحوں کا عملی نتیجہ پائیں گے۔ اور امید ہے اسے بہت ہی پسند کرینگے اسوقت انہیں اعتراف انشاء اللہ کرنا پڑیگا

کہ الحکم سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پرانا ہی نہیں بلکہ سب سے بہتر اور سب سے بڑا اور سب سے ارزاں اخبار ہے

اور قوم کو حیرت ہوگی کہ اتنا بڑا اخبار اتنی قیمت میں کیونکر دیا جاسکتا ہے

الحکم کی اشاعت کی ایران تک ہونے کا ذکر ہم نے گذشتہ اشاعت میں کیا ہے آج کی ڈاک میں ہمارے مخدوم مولوی نذر علی صاحب پشاوری رقمطراز ہیں کہ وہ مشہد میں الحکم کی وسعت اشاعت کے لیے خاص سعی کررہے ہیں۔ وہ صرف یہی نہیں کہ توسیع اشاعت کے لیے فکرمند ہیں بلکہ انھوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فارسی مضامین لکھنے کے لیے بعض شخص ہوں گے جو الحکم کو مدد دینگے " جزاہ اللہ احسن الجزاء " ہمکو خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ اگر ہم نیک نیتی کے ساتھ الحکم کے ذریعہ اس خدمت کو کرنا چاہیں گے تو گو بہت سی مشکلات کے بعد ہی ہو کامیابی ضرور ہوگی اور ایران کی خفتہ قوم میں بیداری کا اثر محسوس ہونے لگے گا۔

منشی فیض الحسن صاحب بریلی سے ہم کو دو معزز خریدار بھیجتے ہیں جنمیں سے ایک دس روپیہ سالانہ دیگا اور دوسرا پانچ روپے منشی صاحب نے جو کچھ کیا ہے اپنا فرض ادا کیا ہے اسکی جزا اللہ سے پائینگے لیکن ہم توسیع اشاعت کے خیال کو عام کرتے اور الحکم کا مذاق پیدا کرنے کے لیے ان دو پرچوں کے ساتھ دو پرچے دو غیر مستطیع طالب علموں کے نام صرف عہ سالانہ فی پرچہ کے حساب سے جاری کرنے کو آمادہ ہیں اور کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ ۹۶ جزو کی کوئی کتاب ایک روپیہ میں دیجا سکتی ہے کیونکہ الحکم کی کتابی سائز سالانہ ۹۰ جزو کی ہے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور نے اپنا اشتہار جلسہ بغرض اندراج ہمارے پاس بھیجتی ہے اگرچہ ہمکو اس انجمن کی بہت سی کارروائیوں پر اعتراض ہے تاہم حق معاصرت کے لحاظ سے اس کا اشتہار دوسری جگہ درج کرتے ہیں۔

جنگ جاپان و روس

(لنڈن ۹ مارچ)

جاپانیون کی کامیابی پر امریکہ والون کی رائے نیویارک کی سوسائٹی وکوسن میں ایک ضیافت کی تقریب پر جنرل وھیلر نے بیان کیا کہ جاپانی بحری کامیابیون سے انکی عظمت تسلیم کرنی پڑتی ہے اس پر حاضرین نے چیرز دیئے۔

ایم کوچیدا جاپانی قونصل جنرل بھی اس موقع پر موجود تھا اس نے بیان کیا کہ جاپان قومی زندگی کے لئے جد وجہد کر رہا ہے اور وہ انصاف اور معاملہ کی صفائی کا خواہان ہے اسکی تقریر کے اختتام پر حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور چند منٹ تک چیرز دیتے رہے۔

مسٹر ہارڈٹ اسسٹنٹ اٹرنی جنرل نے کہا کہ مجھے ایک پرائیویٹ شہری کی حیثیت سے امید ہے کہ جاپان اس لڑائی کو اسطرح جاری رکھیگا جس طرح اس نے شروع کی ہے۔

جاپانیون کا جزائر پر قبضہ:۔ جاپانیون نے جزائر ... پر ۲۶ فروری کو قبضہ کر لیا۔ وہان انہون نے صرف رسد اور خبر پہونچانے کی علم پائے۔ روسی ۲۳ فروری کو جزائر چھوڑ کر چلے گئے تھے

ریلوے کی حفاظت:۔ چیفو کی خبر ہے کہ برٹش سفیر کے قول دو دعدہ کے بموجب بہت سی چینی فوج ریلوے کی حفاظت کے لئے سپیشل ٹرینون میں آرہی ہے۔

جاپانیون کا سمندر پر پورا تسلط:۔ جاپانیون کا بحرہ چین اور خلیج پیچیلی پر پورا تسلط ہے ٹینشن سے جو مسافر آتے ہیں انکا بیان ہے کہ جاپانی جنگی جہاز ہر ایک نیوٹرل کے دخانی جہازون کو روک کر اشیاء ممنوع جنگ کی تلاشی لیتے ہین۔

روسی قیدی:۔ چیمپلپو کی لڑائی میں جو روسی قیدی ہوئے تھے۔ ان کی ایک اور جماعت کولمبو مین روس کی طرف جاتی ہوئی آنے والی ہے۔

جاپانیون کو غنیمت ملی:۔ جاپانیون کو ناگاساکی مین بہت سا گوشت جو کسٹرون مین بند کرکے جہاز ... امریکہ سے پورٹ آرتھر کیطرف بھیج رہا تھا ہاتھ آیا۔

نیوچوانگ کی تیاریان:۔ روٹر نیوچوانگ سے تار دیا کرتا ہے (۹ مارچ) روسیون نے نیوچوانگ سٹیشن پر پانچ ... محاصرہ کرنے والی توپین اور ... توپین ... سے ... رہی ہین۔

نیوٹرل جنگی جہازون کی روانگی:۔ نیوٹرل جنگی جہاز روانہ ہوئے ... اور ... برٹش ... کو روانہ ہونے کی ... دی ... ۔

روسیون کے ناکارہ جہاز:۔ روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو بیان کرتا ہے کہ بندرگاہ پورٹ آرتھر کے اندر تیرہ روسی جہاز ناکارہ ہوگئے ہین۔ اور ایک قلعہ جاپانی ... گولون سے نیم تباہ ہوگیا۔ روسی مجروحین کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے۔

تلنوان کے قلعون پر گولہ باری:۔ ۸ کی رات کو جاپانی جنگی جہازون نے تلنوان کے قلعون پر گولہ باری کی۔ اور پھر پورٹ آرتھر پر حملہ کیا۔

اشیاء ممنوع جنگ:۔ ۲۱ فروری کا تار ہے کہ ٹوکیو مین سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ جاپانی گورنمنٹ اشیاء ممنوع جنگ کی دو اقسام قرار دیتی ہے۔ اول قسم مین جنگی آلات ہتھیار۔ پھٹنے والی اشیاء۔ اور ان کے بنانے مین جو چیزیں کام آئیں شامل ہیں اور دیگر اشیاء جن کا صرف لڑائی مین استعمال کرنا مقصود ہو۔ دوسری قسم مین رسد۔ شراب۔ گھوڑے۔ ساز۔ چارہ۔ گاڑیان وغیرہ۔ کوئلہ۔ لکڑی۔ سکہ۔ سونا۔ چاندی۔ کل سامان اور تار۔ ٹیلیفون۔ اور ریلوے بنانے کی اشیاء شامل ہیں۔ دوسری قسم کی اشیاء صرف اس وقت ممنوع خیال کی جائینگی۔ جب ان کا دشمن کی بحری یا بری فوج مین پہنچانا مرکوز ہو۔

جاپانی عدالت انعامات:۔ ناگاساکی کے قریب مقام سیبو مین انعام کی ایک عدالت قائم ہوئی ہے اس کے فیصلون سے ٹوکیو کی سپریم کورٹ میں اپیل ہوسکیگی۔

امریکن قونصل کے تسلیم کرنے سے انکار:۔ روس نے مسٹر مارگن امریکن قونصل متعینہ ڈالنی کے تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ مسٹر ہیس کی رائے ہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مسٹر شاینیسر اور ڈیوڈسن جو چین سے عہدنامہ چین و امریکہ کی رو سے موکڈن اور پورٹ آرتھر مین قونصل تعینات ہوچکے ہیں۔ امریکن سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کا یہ خیال ہے کہ اس بنا پر سمجھا جاتا کہ چین کا ایک صوبہ ہے۔ اور کسی اور سلطنت کو دخل دینے کا استحقاق حاصل نہیں۔

جرم کرکے اڑائی نہ کرنا:۔ جن جہیوس لوگ جو جنگ سے پہلے روسی افسرون کی ... کیا کرتے تھے۔ اور جن کی نسبت سمجھا جاتا تھا کہ وہ جاپانی خفیہ سوسائٹیون کے بل پر اٹھتے تھے روسی ریلون کے نواح مین میدان کارزار گرم کر رہے ہیں۔ روسی فیلڈ کمانڈرون کو حکم ملا ہے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ سختی کے پیش آئیں

روسی آبادی جو ٹوکیو سے رخصت ہوچکی ہے تمام روسی آبادی سوائے آرک بشپ کے ٹوکیو سے رخصت ہوگئی ہے۔ ایس ایس ... نامی جہاز مین سوار ہوئی اور گذشتہ اتوار کو کوبے سے گذری۔

جاپان کے پولیس افسر روسی گرجے اور آرک بشپ کی حفاظت کر رہے ہیں۔

محصورین پورٹ آرتھر کا مقابلہ:۔ آخری خبرون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پورٹ آرتھر بحری پہلو سے بند ہوگئی ہے۔ اور اغلب ہے کہ جاپانی اس پر قابض نہ ہوسکین گے۔ ان کی کوشش یہ ہوگی۔ کہ محصورین کو فاقہ کشی کا عذاب پہنچا کر اطاعت پر مجبور کرین۔

روسی قیدی:۔ جاپانی ریڈکراس سوسائٹی اس وقت چلفو مین ۸۰ روسی مجروحین کی خدمت اور علاج معالجہ کر رہی ہے۔

پورٹ آرتھر کی حالت ٹنٹسن سے جو پرائیویٹ خطوط آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قلعہ مین ۸ ہزار جوان ہیں۔ لیکن ان کو امید نہین کہ اگر جاپانی خشکی وتری دونون طرفون سے ایک ساتھ حملہ کرین تو وہ ان کا مقابلہ کر سکین گے۔

پورٹ آرتھر میں اب بھی سخت بد انتظامی ہے جو چینی گورنمنٹ کے زمانہ مین تھی۔ اعلیٰ ملٹری اور بحری حکام ٹھیکہ دارون سے ان ٹھیکون کے کمیشن لینے کیلئے دست بگریبان رہتے ہین۔ جو ان کو حکام مذکورہ کے رسوخ سے ملے تھے۔

پورٹ آرتھر مین گولہ بارود کا سامان بہت کم ہے اس کے بندرگاہ کی حفاظت کے لئے کم از کم ۵ سو تارپیڈو کشتیان ضروری ہیں۔ مگر صرف ۳۵ موجود ہیں۔ اور ان مین سے پچاس بیکار ہیں۔

ولاڈیواسٹاک پر گولہ باری امیر البحر الکسیف نے ولاڈیواسٹاک کی گولہ باری کے متعلق یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ۲۰۰ بم کے گولے چلائے گئے تھے لیکن اس نے یہ بیان نہین کیا کہ وہ پھٹے نہیں۔ جاپانی بیڑہ مین مرتبہ دریا مین آگے پیچھے گیا۔ قلعے یا مورچون کا کچھ نقصان نہیں ہوا شہر اور حفاظتی تعمیرات کو دیگر حصون کا بہت خفیف نقصان ہوا۔

بارٹون کو آتش باری کے لئے تیار رکھنے کی کارروائی بہت انتظام کے ساتھ ہوئی ہے۔ پہلے روز بیڑا ساحل کے قریب ہوکر گذرا مگر آتش باری نہ کی۔ اور جنوبی سمت مین غائب ہوگیا۔

بحیرہ قلزم کا تجربہ:۔ برٹش انڈین سٹیمر "مباسا" نامی ۹ مارچ کو مدراس پہنچا۔ یہ وہی جہاز ہے۔ جسے روسی جنگی جہازون نے غلطی سے بحیرہ قلزم میں گرفتار کر لیا تھا اس گرفتاری کی کیفیت یون ہے۔ کہ ۲۲ فروری ساڑھے دس بجے رات کو جب کہ مسافر لیٹے اپنے کمرون میں سونے کی تیاریون میں تھے توپ چلنے کی آواز سنائی دی۔ اہل جہاز چونک اٹھے "مباسا" فوراً روسی جہازون کے سمت مین روانہ ہوا تھا کہ اتنے مین دوسری توپ چلنے کی آواز آئی۔ اس کے بعد دو روسی افسر ایک دخانی کشتی مین سوار ہوکر مباسا کے تختہ پر آگئے اور کاغذات کی تلاشی لیتے رہے۔ مگر بے سود یہ کہنا غیر ضروری ہے۔ کہ اس شور وشغب سے تمام مسافر جاگ اٹھے۔ اور ڈیک پر آکھڑے ہوئے۔ روسی افسرون نے افسوس ظاہر کیا کہ مباسا کو غلطی سے ٹھہرایا اور اسے بیجا تکلیف دیگئی۔

روسی شکستون کا اثر پولینڈ پر:۔ (لنڈن ۹ مارچ) ٹائمز کا روسی نامہ نگار ... کہ مشرق مین روسیون کو شکست ہونے سے اہل پولینڈ کے حوصلے بڑھ گئے ہیں ... اور گورنمنٹ روس نے مجبوراً پولیس کی تعداد بڑھا دی ہے۔

روس کے جنگی جہاز:۔ روس کے تین نئے جنگی جہاز سلوا ... بورودینو سوارروف ... اور ... اپریل کے اختتام تک تیار نہ ہون گے۔ ان کے بہم پہونچانے مین مشکل پیش آئیگی۔ کیونکہ روسی چیدہ افسر مشرق بعید مین پہنچا دیئے گئے ہیں۔

سائبیرین ریلوے:۔ چینی جاسوسون نے سائبیریا ریلوے کی حالت بہت بری بیان کی ہے ہر جگہ بدانتظامی ہے۔ ریلوے بہت سی مقامات پر مسدود ہوگیا ہے اور اس کا شیرازہ نظام درہم برہم ہو رہا ہے حکام اپنے آپ اس گون پر ضبط نہیں کر سکتے۔

امریکہ مین قومی تعصب۔ (لنڈن ۹ مارچ) ایک حبشی کو زندہ جلا دینے پر سپرنگ فیلڈ واقع ہوا میں قومی تعصب در جوش کا دریا امڈ آیا۔ دو ہزار گورے آدمیون نے غریب حبشیون پر حملہ کیا۔ اور ان کے گھرون کو آگ لگا دی۔ بیس بستیان جل کر راکھ سیاہ ہوگئی ہیں۔ ملیشیا کی آٹھ کمپنیان موقعہ پر روانہ کی گئی ہیں۔

آتش زدگی:۔ بیروت واقع شام کے قریب تیل کے ۲۵ ہزار ٹکسون کے اٹھنے سے جن مین ۵۰ ہزار من تیل تھے۔ آگ لگ گئی۔ جو تین چار روز تک جلتی رہی۔

پولس مین اونٹون کا استعمال جنوبی افریقہ کے بعض حصوں میں پولس کے کام کے لئے اونٹون کا استعمال کر رہے ہیں۔ یہ ایک ہفتے مین چھ سات سو میل تک گشت کرتے ہیں اور اچھی حالت میں ہیں

مشرقی افریقہ اور یوگنڈا (لنڈن ۶ مارچ) مسٹر ... ممبر پارلیمنٹ نے مشرقی افریقہ اور یوگنڈا کے مضمون پر لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ اگر گورنمنٹ لوگون کو وہان کے مقامی حالات سے اچھی طرح مطلع کرے تو اس ملک اور جانے والون دونون کو فائدہ پہنچ سکتا ہے

فوجی کمیشنے (لنڈن ۹ مارچ) فوجی تخمینون پر بحث کرتے ہوئے سر ہنری کیمبل بینرمین نے کہا کہ ہمارا ملک (برطانیہ) جو فتح وجنگ کی پالیسی سے تنگ آگیا ہے فوجی اخراجات کی برداشت نہیں کر سکتا مسٹر آرنولڈ فارسٹر نے لارڈ رابرٹس کی بہت تعریف کی۔

مسٹر بالفور نے سر ہنری بینرمین کے بیان کی تردید کی اور کہا کہ مشرق الاقصیٰ مین حالات کا میلان اس طرف ہے کہ ہمارا اور بایک بڑی ایشیائی طاقت کا مقابلہ ایک اور بڑی فوجی طاقت کے ساتھ بذریعہ عہد بندی کر رہے ہیں۔

تبت مشن (پہاڑی چانگ ۹ مارچ) ایک دو روز میں آگے بڑھینگے۔ سلی گوری میں پہنچنے والے ہین۔ جنہین جسقدر ممکن ہو آگے بڑھا دیا جاتا ہے عملہ ... سفید برف باری ہوئی ... دیہاتی آجکل ... میں مصروف ہیں۔

عدن میں شورش (لنڈن ۹ مارچ) ایک عرب سردار جسے ایک سو آدمیون کی جمعیت مین عدن آنے کی اجازت دیگئی تھی۔ بجائے ایک کے اڑھائی سو مسلح آدمی لے آیا۔ صاحب رزیڈنٹ نے منع کیا کہ اتنے آدمی ساتھ ... لیکن باز نہ آیا آخر جب ... انفنٹری اور آرٹلری طلب کیگئی اور سوارون کو آخری دفعہ سمجھایا گیا تو ... ہتھیار ... مان لیا۔

ولاڈیواسٹاک کی دیکھ بھال :- ٹوکیو [illegible] ولاڈیواسٹاک کی گولہ باری کے متعلق [illegible] رپورٹ شائع ہوئی مضمون یہ کہ [illegible] صرف دشمن کی دیکھ بھال کیلئے [illegible] کیا تھا۔ اور اس نے دشمن کا بہت نقصان کیا۔ قلعوں کی باٹریوں نے جواب نہ دیا۔ بعد ازان جاپانی بیڑہ روس کی خلیجوں میں گشت کرتا رہا۔ مگر روسی بیڑہ نظر نہ آیا۔

روسی تارپیڈو کشتی ضائع ہوگئی ہے

ایک روسی تارپیڈو کشتی بندر سعید اور کریٹ کے درمیان ضائع ہوگئی ہے۔ اس کے ملاح سب بچائے گئے۔

ایک منچلی تجویز :- روس کا بیڑہ بالٹک والا بیڑا غالباً جولائی میں شمال مشرقی راستہ سے جاپان کی طرف جائیگا۔

افواہ ہی تھی :- اس افواہ کی تصدیق نہیں ہوئی کہ جاپانیوں نے بمقام ولاڈیواسٹاک روسی بیڑہ پر حملہ کیا تھا۔

زار روس کا مبارکبادی تار (لنڈن ۱۱ مارچ)

زار روس نے ولاڈیواسٹاک کی قلعہ کی فوج کو "آگ کے منہ میں ملنے پر" مبارکباد کا تار بھیجا۔ جس سے شناسا روس کہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ روسی سپاہی اس قلعہ کو دشمن سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنے جسموں کی فصیل بنا دیں گے۔

جاپانیوں کی پیشقدمی :- چیفو سے واشنگٹن میں خبر پہنچی۔ کہ جاپانی افواج ٹنگ ڈنگ چینگ اور کوہستان میں پہنچ گئی ہیں۔ گویا مو ڈلو یامین روسیوں کے عقب پر پہنچ گئی ہیں۔ اور غالباً ریلوے کی آمد و رفت کو مسدود کردیں گے۔

روس کے بحری نقصانات :- ٹوکیو سے اس تار کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ پورٹ آرتھر میں روس کے آٹھ جنگی جہاز شکستہ ہو کر ناکارہ پڑے ہیں۔

خبریں حاصل کرنے میں دقت :- آمد و رفت میں بعید مشکلات ہیں۔ اور جنگی حکام کی نکتہ چینی کی وجہ سے واقعات کی خال خال جھلک نظر آسکتی ہے اور ان وجوہات سے بیتار رپورٹوں کی صحت کا یقین نہیں ہوسکتا۔ ان میں سے اکثر مشتبہ معلوم ہوتی ہیں۔

پورٹ آرتھر پر از سر نو گولہ باری :- شنگھائی سے پیٹرزبرگ میں ایک تار بدین غرض پہنچا کہ ۹ مارچ کی آدھی رات کو جاپانی بیڑہ نمودار ہوا۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ دس بجے صبح سے آٹھ بجے تک گولہ باری کرتا رہا۔

ولاڈیواسٹاک پر گولہ باری :- بمبئی میں جاپانی سفیر کو گورنمنٹ جاپان کا ایک تار بدین مضمون پہنچا۔ (۱۱ مارچ) امیر البحر کیمورا کی سرکاری رپورٹ [illegible] کہ ہم ولاڈیواسٹاک کی شمال مشرق کی جانب میں قلعہ کے قریب پہنچے۔ شام کو دو بجے بندرگاہ میں [illegible] کی غرض سے گولہ باری شروع کی اور پھر ہم رات بھر [illegible] دوسرے دن صبح کو ہم خلیج امریکن اور [illegible] میں گشت کی لیکن کوئی

خاص بات نظر نہ آئی۔ دوپہر کے قریب ہم پھر ولاڈیواسٹاک کے قریب پہنچے لیکن روسی جنگی جہاز نہ ملے۔ پھر ہم خلیج پوسٹ میں گئے وہاں بھی کچھ نظر نہ آیا۔

روس و امریکہ : امریکہ کی ایک نیوز ایجنسی روس کی حمایت پر آمادہ ہوگئی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ امریکہ کی عام رائے پر اثر ڈالا جائے۔

مالی پالیسی :- پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر [illegible] نے یہ تحریک کی۔ کہ غیر ممالک کی اشیاء پر محصول لگانے میں مختلف ملکوں کو ترجیح دینے کے متعلق جو تقریریں ہوا کرتی ہیں۔ ان کو روکا جائے۔ [illegible] اتفاق رائے سے اس کی تردید ہوئی۔

پارلیمنٹ کی بحث میں وزارت اور اس کے مخالف فریق کی تقریروں سے پایا جاتا تھا کہ عنقریب پارلیمنٹ کا عام انتخاب ہوگا۔

والڈولڈ میں فساد

طویل فسادات کی وجہ سے والڈولڈ (واقع روس) میں عوام اور فوج کے درمیان جھگڑا ہوئی۔ اثنا میں بہت سے آدمی قتل ہوئے۔

برطانیہ کے اور مقدونیہ کی اصلاحات

ارل پرسی نے انگلستان کے دارالعلوم میں کہا کہ جب مقدونیہ کی فوجی پولیس کا انتظام [illegible] اس کا افسر جنرل [illegible] روانہ ہوگا۔ [illegible] وہ [illegible] افسر [illegible] روز میں [illegible] لگ گئے۔

جنگ روس و جاپان کی لغات

نوٹ خطوط وحدانی کے اندر جو نام ہیں وہ بعض مقامات کے دوسرے اور نئے نام ہیں مثلاً کوریا کی قدیم شہر ہیں کیونکہ ان کا اصلی نام دو طرح بھی [illegible] جاپانی ہے۔

آبنائے کوریا - جاپان اور کوریا کے درمیان واقع ہے بحری جنگ میں فائدہ اٹھانے کیلئے یہ موقع اچھا ہے۔

آزوما - جاپانی آہن پوش ہے اس کی وسعت دس ہزار ٹن اور ۱۸ ہزار گھوڑوں کی طاقت کا ہے اس کی رفتار ۲۱ ناٹ ہے اور چودہ توپیں اس کے میگزین میں رہتی ہیں یہ ایلسوک میں تیار کیا گیا ہے۔

ارورا - دوم درجہ کا روسی آہن پوش ہے جو بندر آرتھر پر مقیم رہتا ہے۔

ازوما - جاپانی آہن پوش ہے جس کی باربرداری نو ہزار چار سو ترپن ٹن اور رفتار ۲۱ ناٹ ہے۔ اس پر ۴ انچ موٹا لوہا چڑھا ہوا ہے اور سولہ ہزار گھوڑوں کی طاقت کا ہے اس میں دس توپیں رہتی ہیں۔ یہ تمام ایلسوک تیار کرایا گیا تھا۔

آساما - یہ جاپانی آہن پوش ہے۔ اس کی باربرداری دس ہزار ٹن اور اٹھارہ ہزار گھوڑوں کی طاقت کا ہے رفتار ۲۱ ناٹ۔ یہ ایلسوک میں تیار کیا گیا تھا۔

اسکولڈ - یہ اول درجہ کا روسی جنگی جہاز ہے۔ اس کی باربرداری سات ہزار ٹن اور رفتار ۲۴ ناٹ ہے اس میں ایک درجن توپیں رہتی ہیں اور بندر آرتھر پر مقیم تھا۔

اسکلیا بیا - ایک روسی جنگی جہاز ہے جو مشرق الاقصیٰ کے لئے مخصوص ہے اس کی وسعت بارہ ہزار ٹن - اس میں توپیں اور آتشگیر ہتھیار رکھنے کا بہت سا ذخیرہ رہتا ہے۔

اساشی - جاپانی جنگی جہاز ہے جس میں پندرہ ہزار ٹن اسباب آتا ہے۔ اور پندرہ ہزار گھوڑوں کی طاقت کا ہے اس کی رفتار ۱۸ ناٹ ہے اس میں آتشگیر اسلحہ کا میگزین ہے اور یہ کلائڈ میں تعمیر کیا گیا تھا۔

المارز - روسی جنگی جہاز ہے جو نہر سویز سے روسی بیڑے میں شامل ہونے کے لئے بندر آرتھر تک آتا جاتا ہے۔

امنگ - ایک دریا ہے جس کا دوسرا نام یلو ہے اس کی تشریح یلو کی تقطیع میں دیکھو۔

امیر البحر الکسیف - سلطنت روس کا اقصائے مشرق میں وائسرائے ہے اس کا صدر مقام بندر آرتھر ہے اس کو جنگی اور انتظامی دونوں قسم کے اختیارات حاصل ہیں۔

امیر البحر بیرن انوئی جاپانی فوج میں اس کا کمانڈر انچیف کی تعیناتی کے وقت [illegible] پر ہے جو بحر الجنوبی پر واقع ہے جاپانی بحری ایبات ہے اس کا درجہ دوسرا ہے۔

امیر البحر بیرن یاماموٹو - جاپان کے بحری صیغہ کا وزیر ہے۔

امیر البحر ساسیتیا - یہ فوج جاپان کا کمانڈر انچیف ساسیبو پر متعین ہے۔

امیر البحر سخرولاف - روسی افواج میں بحر اسود کے بیڑے اور بندرگاہوں کا کمانڈر انچیف ہے اس کا خیال ہے کہ [illegible] انکو بری اور بحری دونوں جنگ میں نتیجہ حاصل ہوسکتی ہے۔

امیر البحر شبایاما - جاپانی کمانڈر انچیف یکوساکا پر تعینات ہے۔

امیر البحر وائیکونٹ ایٹو - یہ کمانڈر انچیف یکوساکا پر متعین ہے اور جاپانی بحری اسٹاف کا پریذیڈنٹ ہے اور جنگ جاپان و چین کے وقت جاپانی بحری فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

انٹنگ یا ٹشاہو - یہ شہر یالو سرحدی چوکی ہے اور یلو دریا کے شمال جانب آنگ تانگ کے قریب رکھا بالکل واقع ہے جو جانب جنوب ہے اور نیکیو ہے بارہ میل کے فاصلے پر ہے آجکل یہ بندر مصالحت ہے کیونکہ چین نے اضلاع متحدہ کے ساتھ عہد نامہ کرکے اس کے کھولنے کا اقرار کرلیا۔ لہذا یہ تمام قوموں کیلئے کھولا ہوا ہے۔ مگر آجکل روسی فوج کی نگرانی ہے۔

اوساکا - بحر الجنوبی پر بڑا بندرگاہ ہے جس کو سلطنت جاپان کا ذراع کہتے ہیں۔ اس کی آبادی تیرہ لاکھ ہے یہ جاپان میں دوم درجہ کا شہر ہے اور قدیم دارالحکومت کیوٹو سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔

ایکوییٹ - جاپانی زرہ پوش ہے جس کے اندر اسلحہ خانہ رہتا ہے یہ ازوما کا ہم پلہ ہے۔

بایان - اول درجہ کا روسی جنگی جہاز ہے جس کی باربرداری آٹھ ہزار ٹن اور رفتار ۲۱ ناٹ اس میں دس توپیں رہتی ہیں۔ اور بندر آرتھر پر تعینات ہے۔

بحر جاپان - یہ بحر الکاہل کا شمال و مغربی حصہ ملک جاپان اور براعظم ایشیا کے درمیان واقع ہے۔ اس کے ساحل پر کوریا اور ایشیائی روس کے بحری صوبجات واقع ہیں۔

بلیگو ولیٹ چنگ - یہ دریائے امور پر روس کا بڑا تجارتی شہر ہے یہاں سنہ ۱۹۰۰ء میں روسیوں نے چینیوں کا

بہت کشت و خون کیا تھا۔

بندر آرتھر - پہلے چینیوں کا یہاں کے قلعہ پر قبضہ تھا اب روسیوں کے تصرف میں ہے - یہ جزیرہ نمائے لیاؤ ٹنگ کی انتہائی سرحد ہے اس کو جاپان نے سنہ ۱۸۹۴ء میں فتح کیا تھا۔ لیکن بعد کو واپس کردیا سنہ ۱۸۹۸ء میں چین نے روس کو پٹہ پر دیدیا۔ یہاں قلعہ کی فوج میں بیس ہزار سپاہی رہتے ہیں اور دو سال کے لئے سامان خوراک جمع رہتا ہے مشرق الاقصیٰ میں جنگی حکمت عملی کیلئے اس سے بہتر موزوں نہیں ہے یہ بندر بہت بڑا ہے۔ روسی جہازوں کا بیڑا اسی جگہ جمع ہوتا ہے لیکن دخل بہت خراب ہے لیکن اس بندر کی گہرائی بہت زیادہ نہیں ہے یہاں کا ڈاک یارڈ اور مرمت کرنیوالے کارخانے محدود ہیں۔

ڈاک یارڈ کی وسعت صرف ۳۲۵ x ۸۸ x ۳۴ فٹ ہے۔

بندر ٹا تنگ کاؤ - دریائے یلو کے دہانہ پر ایک بندر ہے اور عہد نامہ حال کی رو سے جاپان کیواسطے کھولا گیا ہے - اب اور قوموں کے جہازوں کی بھی آمد و رفت ممکن ہے۔

بندر ولا ایپیٹ - خلیج بروٹن پر کوریا کی مشرقی ساحل پر [illegible] واقع ہے۔

بندر سملتن - کوریا کے جنوب میں چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا بندرگاہ بہت خوشنما ہے۔ برطانیہ اعظم نے اس پر سنہ ۱۸۸۵ء میں قبضہ کیا تھا لیکن روس کے یہ وعدہ کرکے چھوڑ دیا کہ وہ کوریا میں کبھی تصرف نہ حاصل کرے۔

بوگاتیر - یہ روسی جنگی جہاز ہے جس کی باربرداری تین ہزار ٹن اور رفتار ۲۲ ناٹ ہے اس کی میگزین میں چھ توپیں رہتی ہیں اور چیلمو پر تعینات ہے۔

بوگاتیر - روسی جنگی جہاز جس کی باربرداری چھ ہزار ٹن رفتار ۲۴ ناٹ ہے اس کی میگزین میں چھ توپیں رہتی ہیں اس کی تعیناتی ولاڈیواسٹاک پر ہے۔

بیرن یاماگوچی - یہ لفٹننٹ جنرل جاپانی فوج کی پانچویں ڈویژن کا کمانڈر ہے سنہ ۱۹۰۰ء میں پیکن پر مددگاروں کے ساتھ جاپانی فوج کا کمانڈر تھا۔

پیرولیسیڈا - یہ روسی جنگی جہاز ہے جس کی وسعت بارہ ہزار ٹن رفتار ۱۹ ناٹ اس کے اندر گیارہ توپیں رہتی ہیں اور بندر آرتھر پر تعینات ہے۔

پریسویٹ - روسی جنگی جہاز ہے جس کی وسعت بارہ ہزار ٹن اور رفتار ۱۸ ناٹ ہے۔ اس میں بارہ توپیں رہتی ہیں۔

پلاڈا - روسی جنگی جہاز ہے جس کی وسعت سات ہزار ٹن اور رفتار انیس ناٹ ہے۔ اس میں آٹھ توپیں رہتی ہیں۔

پینگیانگ - علاقہ کوریا میں سمندر سے دور ہے سنہ ۱۸۹۴ء میں جاپانیوں نے چینیوں کو اسی مقام پر فتح پائی تھی اس کی آبادی پچاس ہزار ہے۔

پولٹیوا - روسی جنگی جہاز ہے جس کی وسعت گیارہ ہزار ٹن اور رفتار ۱۷ ناٹ ہے اس میں بارہ توپیں رہتی ہیں۔

پیوسن - فوسن کا دوسرا نام ہے اس کی تقطیع میں تلاش کرو۔

تارپیڈو - روس اور جاپان کے جہازوں کے ساتھ بہت سی تارپیڈو کشتیاں اور تارپیڈو ڈسٹرائر کشتیاں جدید نمونہ کی موجود ہیں۔

ٹاکیشیکی - سشوشیما میں جاپان کا کوئلنگ سٹیشن اور بحری افواج کا بیس (چھاؤنی) ہے۔

سشوشیما - آبنائے کوریا میں ایک جاپانی جزیرہ ہے جس کا

قلعہ بہت مستحکم ہے اور جنگی حکمت عملی کیلئے بڑا اچھا موقع ہے اس کا طول ۲۵ میل ہے جوار بہاٹا کیوقت اس جزیرہ کے دو حصے ہو جاتے ہین۔

ٹوکیو جاپان کا دارالحکومت ہے اس کی آبادی ۱۵ لاکھ ہے۔

ٹوکیوا جاپانی سیاحی جہاز اسکی وسعت دس ہزار اور اٹھارہ ہزار گھوڑون کی طاقت کا ہے رفتار ۲۱½ ناٹ اس کے اوپر چھ انچ لوہا چڑھا ہوا ہے اس کے اسلحہ خانہ مین دس توپین رہتی ہین۔ یہ السوک مین تیار کیا گیا ہے۔

ٹیاو۔ کوریا کا ایک شہر سمندر سے دور سیول فیوزن لائن پر واقع ہے۔

ٹیلنوان۔ ڈالنی کا دوسرا نام ہے (ڈ) کی تقطیع مین تلاش کرو اس نام کا ایک خلیج بہی ہے

جزیرہ کوئیلپارٹ۔ کوریا کی جنوبی ساحل پر واقع ہے یہان بہی جہازون کا لنگرگاہ ہے۔

جزیرہ نمالیاؤتنگ۔ منچوریا کی علاقہ کی جنوبی حد ہے

جنچوان۔ چیملپو کا دوسرا نام ہے جسکی تشریح (چ) کی تقطیع مین تلاش کرو۔

جنرل آرتامیناف۔ یہ روسی فوج مین ۸ رجمنٹ کا کمانیر ہے جس مین ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ رجمنٹین شامل ہین اسکا ہیڈ کوارٹر والڈیووسٹک مین ہے۔

جنرل بیرن اکو۔ نامور جاپانی جنرل ہے جس نے جنگ جاپان و چین مین بڑی ناموری حاصل کی تہی

جنرل پیسیوسکی۔ وارسا کا ڈپٹی گورنر جنرل ہے۔ اور روس کی بری افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔

جنرل بیرن ہاسیگاوا۔ یہ جاپانی فوج کے امپیریل گارڈ ڈویژن کا کمانیر ہے۔

جنرل ٹراچی۔ جاپانی وزیر جنگ ہے۔

جنرل کروپٹکن۔ یہ روسی وزیر جنگ مشرق الاقصےٰ مین روسی افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔ اس نے وسط ایشیا مین بہت سی خدمات انجام دی ہیں اور کاشغر یا اسی کا فتح کیا ہوا ہے۔

جنرل کروکی۔ اس فوجی افسر نے جنگ جاپان کے زمانہ مین وی ہائی وی کے فتح کرنے مین بہت مدد دی اور جاپانی فوج مین کارگذار جنرل سمجھا جاتا ہے۔

جنرل گروڈکاف۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین جب روس نے منچوریا پر حملہ کیا تہا۔ تو یہ روسی فوج کا کمانیر تہا آجکل مشرق الاقصےٰ مین تمام روسی افواج کا کمانڈر انچیف دائم جنرل کروپٹکن کی ماتحتی مین ایک بڑی کمان پر سمجھا جاتا ہے۔

جنرل نوزو۔ (نوزو) یہ جاپان کا بڑا تجربہ کار اور جنرل ہے اس نے کوریا مین زبردست مقام پنگیانگ کو لیا اور جنگ جاپان و چین مین جنگی حکمت دکہا کر فوج پر ایسی فتح حاصل کی کہ اسکی قسمت کا فیصلہ ہوگیا۔

جنرو۔ یہ عالی رتبہ مشیران میکاڈو کی پریوی کونسل ہے جنمیں یہ اشخاص شامل ہیں مارکوئس اتو ایشو مارکوئس یاماگاتا کونٹ متسوکاتا کونٹ انیوئی اور مارکوئس اویاما شیرون کی یہ انجمن جاپانی قوانین مین داخل نہین ہے لیکن چونکہ یہ میکاڈو کی براہ راست مشیر ہیں اسوجہ سے تمام بااختیار ہین۔

چنگ وانگ داو۔ یہ تیان شان سرمائی بندر ہے

چیمیو۔ یہ بائی تانگ کے شمال جانب کوریا کی مغربی ساحل کا بندر مصالحت ہے یہ نگیانگ کا بندر ہے اور علاقہ کوریا مین درجہ دوم کا شہر ہے۔ یہ غیر ملکی تجارت کیلئے ۱۸۹۹ء مین کہولا گیا

چیفو۔ یہ چینی صوبہ شانتنگ کا ایک نامور شہر اور بندر مصالحت ہے۔ یہ بندر آرتھر کے مقابل مین واقع ہے۔ اس کا درمیانی فاصلہ ۸۷ میل ہے۔

چیملپو۔ (جنچوان) یہ بندر مصالحت کوریا کی مغربی ساحل پر واقع ہے۔ اور بندر سیول سے ۲۶ میل پر ہے دونون کے درمیان ریلوے جاری ہے اسکی آبادی بیس ہزار ہے اور تجارت بڑہی ہوئی ہے خصوصاً چینی اسباب زیادہ روانہ ہوتا ہے یہ نگاساکی سے ۴۴۶ میل چیفو سے ۲۷۰ میل اور بندر آرتھر سے ۲۹۰ میل ہے۔ جوار بہاٹا کی وجہ سے یہان جہاز رانی بہت کم ہوتی ہے جسکی شدت سات آٹھ میل تک رہتی ہے۔ علاقہ کوریا مین ایک انگریزی فرم صرف اس جگہ قائم ہے۔

خلیج بروٹن۔ کوریا کے شمال و مشرق مین بحر جاپان پر واقع ہے اس کی خاص بندر لازارف اور وانیہ مین جو خلیج ینگ شنگ پر اس کے مرکز کے قریب واقع ہیں۔

خلیج پوسیٹ یہ خلیج ایشیا کے روسی بحری صوبہ مین کوریا کی شمال و مشرقی سرحد پر واقع ہے۔

خلیج لیاؤتنگ۔ کی وجہ تسمیہ جزیرہ نمالیاؤتنگ سے اس کو (ج) کی تقطیع مین تلاش کرو۔

دریائے یالو (اسناک) منچوریا اور کوریا کے درمیان شمال و مغربی سرحد ہے ۱۸۹۶ء مین روس نے کوریا کی جنوبی جانب جنگل کاٹنے کی رعایت حاصل کی تہی اور اسی بہانہ سے قبضہ کر بیٹھا ۱۸۹۴ء مین جاپانیون نے چینی بیڑے پر دریائے یالو کے کشادہ دہانون پر فتح حاصل کی تہی۔ اور چینیون کے چار جنگی جہاز ڈبو دیئے تہے

دریائے ٹیومن۔ روسی بحری صوبہ اور کوریا کے درمیان مشرقی سرحد قائم کرتا ہے۔

ڈائنا۔ روسی جنگی جہاز ہے جسکی باربرداری سات ہزار ٹن اور رفتار بیس ناٹ اسکی میگزین مین ۸ توپین رہتی ہیں۔ اور بندر آرتھر پر تعینات ہے۔

ڈالنی۔ (تالنوان) یہ ٹرانس سائبیرین ریلوے کا ٹرمنس داخلتم ہے اور سینٹ پیٹرسبرگ سے ۵۰۳۰ میل پر ہے اور جزیرہ نمالیاؤتنگ کے بالکل انتہا پر واقع ہے۔ روسیون نے اسکو نیوچوانگ کی بجائے تجارتی مرکز بنانے کی کوشش کی لیکن زیادہ کامیابی نہیں ہوئی انہون نے پچاس لاکھ پونڈ سے زیادہ ڈاک یارڈ اور گودام کی تعمیر مین صرف کیا خلیج تالنوان جسپر وہ واقع ہے بہت گہری اور نہایت محفوظ ہے۔

روورک۔ روسی سیاحی جہاز وسعت گیارہ ہزار ٹن رفتار تیرہ ناٹ ولیڈ ورسٹک پر تعینات ہے۔

روشیا۔ روسی سیاحی جہاز وسعت بارہ ہزار ٹن رفتار ۲۰ ناٹ اس مین ۱۶ توپیں مین یہ بڑا خطرناک ہے آجکل اسکی تعیناتی ولیڈو وسٹک پر ہے۔

رٹویسان۔ روسی جنگی جہاز ہے وسعت ۱۲۷۰۰ ٹن رفتار ۱۸ ناٹ اس کے اندر بارہ توپیں رہتی ہین امریکا کی ساخت ہے اسکی تعیناتی بندر آرتھر پر ہے۔

زاریوچ۔ روسی جنگی جہاز ہے جسکی باربرداری تیرہ ہزار ٹن اور رفتار ۱۸ ناٹ ہے اس کی میگزین مین بارہ توپین رہتی ہین یہ سنہ ۱۹۰۱ء مین تیار کرایا گیا تہا اسکی تعیناتی بندر آرتھر پر ہے۔

ساسیبو (ساسیہو) یہ جاپان کا بہت بڑا ڈاک یارڈ نگاساکی سے چند میل پر ہے یہان کا اسلحہ خانہ بہت بڑا ہے۔

سانگڈو۔ کوریا کا سابق دارالحکومت اسکی آبادی پچاس ہزار ہے۔

سکواڈرن شین نگ۔ یہ جاپانی بحری افواج کے ایک حصہ کا خطاب ہے جس مین اعلےٰ درجہ کے جنگی جہاز اور چند سیاحی جہاز شامل ہیں مگر آغاز جنگ سے یہ تفریق نہیں رہی۔

سوون۔ سیول فیوزن ریلوے کا سیول کیجانب والا ٹرمنس ہے۔

سیواسٹوپل۔ روسی جنگی جہاز وسعت گیارہ ہزار ٹن رفتار ۱۷ ناٹ (بحری میل) اسکے اسلحہ خانہ مین بارہ توپین رہتی ہیں۔

سیول کوریا کا دارالحکومت بندرگاہ چیملپو کو بذریعہ ریل ملتی ہے۔ اسکی آبادی دو لاکھ ہے۔ یہان قلعہ کی حفاظت کو جاپانی فوج رہتی ہے اور تمام طاقتون نے حال مین اپنے لگیشن کی حفاظت کو تہوڑی تہوڑی فوج بہیجدی ہے۔ یہ شہر ٹرمیوے وغیرہ کے لحاظ سے امریکن معلوم ہوتا ہے۔

شانگچین۔ جنوب و مشرقی ساحل پر کوریا کا بندر مصالحت ہے۔ یہان معقول بندر نشین ہے اور لنگرگاہ بہی بہت ادنے حیثیت کا ہے۔

شنگ کنگ۔ منچوریا کے تین صوبون مین سے سب سے زیادہ جنوبی صوبہ ہے

شیکشما۔ جاپانی جنگی جہاز جسکی وسعت پندرہ ہزار ٹن اور پندرہ ہزار گہوڑون کی طاقت کا ہے اسکی رفتار ۱۸ ناٹ اسلحہ (۱۴) انچہ۔ اس کے اندر چودہ توپین رہتی ہیں۔ یہ دریائے ٹیمز پر تیار کیا گیا ہے

شیمونا سکی۔ جزیرہ ہانڈو (جاپان) مین ایک مقام ہے جہان بڑا مستحکم قلعہ ہے چین و جاپان کی مابین عہدنامہ ۱۸۹۵ء مین اسی مقام پر ہوا تہا۔

شین ہیکوان۔ دیوار زمین کے انتہائی مشرقی سرے پر ریلوے لائن پیکن سے نیوچوانگ تک واقع ہے

شینشنگ۔ یہ چینی صوبہ بحر یلو پر واقع ہے اسکا صدر مقام چیفو ہے اس صوبہ مین کیاؤچاؤ کا پٹا اہل جرمن کو لکہدیا گیا ہے۔

فارموسا۔ یہ بڑا جزیرہ جاپان نے چین سے لڑکر فتح کیا ہے جو چین کے جنوب مین واقع ہے۔

فوسن۔ (پوسن) جنوبی کوریا کا خاص بندر ہے یہان بہی ایک مصالحت ہوئی تہی اسکی تجارت بہت بڑہی ہوئی ہے۔ کوریون کی آبادی پانچہزار اور جاپانیون کی چہ ہزار ہے یہ شیمونا سکی (جاپان) سے ۲۳۵ میل ہے مگر تشیما ابنائے کوریا سے ۷۰ میل ہے۔ جو جاپان کے تصرف مین ہے یہ وہ مقام ہے جہان جاپانی کوریا کے پہلی حملہ کیوقت فروکش ہوئے تہے۔ اُن کی بود و باش یہان مدت سے ہے اس جگہ سے جاپان تک کیبل گرام (سمندری تار) جاری ہے۔ اور سیول فیوسن ریلوے لائن کا جنوبی ٹرمنس ہے جو گورنمنٹ جاپان کیطرف سے زیر تعمیر ہے۔ لائن مذکور فیوزان سے تیکوتا تعمیر ہو چکی ہے جو قریب ۲۰ میل کے ہے اور آگے چلنے والی ہے۔

فیلڈ مارشل کونٹ اویاما۔ جاپانی فوج کے اسٹاف کا چیف ہے یہ تجربہ کار جنرل بہت مشہور افسر ہے اسکی عمر ۶۰ سال ہے یہ چین کے خلاف دوسری فوج لیگیا تہا منجملہ اور نمایان فتوحات کے اس نے بندر آرتھر تالنوان اور وی ہائی وی چین سے لیا۔

فیلڈ مارشل مارکوئس یاماگاٹا۔ جاپان کا ایک نامور مشیر اور بہادر افسر ہے یہ جنگ جاپان و چین مین کمانڈر انچیف تہا۔ یہ جنرو پریوی کونسل کا ممبر ہے مارکوئس ایٹو کے بعد دوسرا معتمد یہ ہے۔

فیوجی۔ جاپانی جنگی جہاز ہے جسکی باربرداری (۱۲۳۰۰) ٹن اور تیرہ ہزار گہوڑون کی قوت کا ہے۔ اسکی رفتار (۱۸) ناٹ اس کے اوپر (۱۴) انچہ لوہا چڑہا ہوا ہے اس کے میگزین مین دس توپین رہتی ہین اور بلیک وال مین تیار کرایا گیا ہے۔

کساگا۔ یہ جاپانی آہن پوش ہے یہ ارجنٹائن ریپبلک کے جہازون مین سے ہے جسکو جاپان نے قیمتاً خریدا ہے اسکی وسعت (۷۷۰۰) ٹن ہے۔

کساگی۔ یہ بہی ایک جاپانی آہن پوش ہے جسکی وسعت پانچہزار ٹن ہے اور پندرہ ہزار پانسو گہوڑون کی طاقت کا ہے۔ اس کی رفتار (۲۲½) ناٹ اس کے اوپر ۸ انچہ لوہا چڑہا ہوا ہے اس کے اندر دس توپیں رہتی ہین۔ اور فیلڈلفیا مین کریمپ کے کارخانہ مین طیار کیا گیا تہا۔

کوبے۔ جاپان کا بندر مصالحت ہے جو جزیرہ ہانڈو پر واقع ہے یہان کی تجارت بہت بڑہی ہوئی ہے۔ اس کے ڈاک یارڈ مین جہازون کی مرمت ہوتی ہے آبادی ایک لاکھ اسّی ہزار ہے۔

کونٹ کٹسورا۔ یہ جاپان کا وزیر اعظم ہے۔ اس کو عہدہ جرنیلی کا نصف مشاہرہ ملتا ہے جنگ جاپان و چین مین جاپانی افواج کا سب سے بڑا کمانیر تہا جسپر اسکو بڑی نیک نامی حاصل ہوئی

کونٹ لیمسڈارف۔ روس کا وزیر خارجہ ہے کچھ عرصہ تک زار نے اسکو ناقابل اعتبار سمجھکر معطل کردیا تہا مگر اب چند روز سے دوبارہ تقرر منظور کی ہے

کنسان۔ ایک بندر مصالحت ہے جو کوریا کی مغربی ساحل پر واقع ہے۔

کوانٹنگ یہ جزیرہ نمالیاؤتنگ مین چہوٹا سا صوبہ ہے جسمین وہ علاقہ شامل ہے جسکا پٹہ چین نے روس کو لکہدیا ہے۔ ڈالنی اور بندر آرتھر اسی صوبہ مین ہیں۔

کوریا یہ جزیرہ نما منچوریا سے جاپان کی طرف ۶۰۰ میل لمبا اور ۱۵۰ میل چوڑا ہے اس کی ساحل کا سلسلہ بہت وسیع ہے جسکو برطانیہ اعظم کے ساحل کے ہمسر خیال کرنا چاہیئے۔ اس نے مختلف اوقات مین اور نیز ایک وقت مین چین اور جاپان کی اطاعت تسلیم کی ہے جنگ جاپان و چین کے بعد چین نے اپنا دعوے چہوڑ دیا اس وجہ سے جاپان کا تصرف بڑہ گیا لیکن کوریا کے باشندے جاپانیون سے خوش نہیں ہین جو کوریا مین قیام پذیری کے ذمہ

جاپان کے باشندوں کی ساتھ خود مختاری اور تعلیم ... یہان کی مردم شماری ... اختلاف ... لڑائی بار ہا وہین ہوا ہی جسمین تیس ہزار ... جاپانی ہین جو کل ملک کی تین چوتہائی تجارت ... چینیونکے ہاتہہ مین لگے ہوے ہین پالٹیکل پوزیشن ... جاپان نے کوریا کی خود مختاری کو اپنی سلامتی کے لیے ہمیشہ سے ضروری خیال کیا ہے۔

کونٹ تاش کاٹا - یہ جنرل (پریوی کونسل) مین جاپانی شیر ہے سابق مین بحیثیت منسٹر بہت نامور رہچکا ہے۔

کھابا روسکا (کھاباروسک) یہ مقام مشرق الاقصیٰ ... روسی گورنر جنرل کا پیشتر دارالحکومت تہا یہ شہر دریائے امور پر واقع ہے اس کی آبادی ... ہزار ہے۔

کیا وچاو - شانٹنگ کی چینی صوبہ مین ایک بندر ہے جسکا پٹہ جرمنی کو لکہدیا گیا ہے۔

کیورے - یہ بحری بیس (مرکز چہاونی) البحر المیند پر علاقہ جاپان مین ہیروشیما سے چند میل پر واقع ہے۔ یہان ڈاک یارڈ اسلحہ خانہ اور متعدد کارخانے ہین آجکل یاکوساگا کا ہم پلہ شمار ہوتا ہے۔

گروموبائے - اول درجہ کا روسی جنگی جہاز ہے جسکی وسعت بارہ ہزار ٹن اور رفتار بیس ناٹ اس کے سیکرین مین ۴۹ توپین رہتی ہین اور ولیڈیواسٹوک پر تعینات ہے۔

گرینڈ ڈیوک بورس - گرینڈ ڈیوک والڈیمر کا بیٹا ہے اور میدان جنگ مین شریک ہوگا۔

لفٹننٹ جنرل اسیکو - جاپانی فوج کی ساتوین ڈویژن کا کمانیر ہے۔

لفٹننٹ جنرل اکوبو - جاپانی فوج کے چہٹی ڈویژن کا کمانیر ہے۔

لفٹننٹ جنرل الوئی - یہ جاپانی فوج مین بارہوین ڈویژن کا کمانیر ہے جو جنگ جاپان وچین مین بہی شریک تہا۔

لفٹننٹ جنرل ایچ اوشیما - جاپانی فوج کے نوین ڈویژن کا کمانیر ہے۔

لفٹننٹ جنرل بیرن اوگاوا - جاپانی فوج کی چوتہی ڈویژن کا کمانیر ہے۔

لفٹننٹ جنرل بیرن کوامورا - جاپانی فوج کے دسوین ڈویژن کا کمانیر ہے اس نے جنگ جاپان وچین مین بہت ناموری حاصل کی تہی۔

لفٹننٹ جنرل بیرن کوداما - جاپان کے فوجی ایڈجوٹنٹ جنرل کا چیف اسسٹنٹ ہی اور علم جنگ سے خوب ماہر ہے۔ جنگ جاپان وچین کے زمانہ مین ہیروشیما پر بحیثیت وزیر جنگ متعین تہا۔

لفٹننٹ جنرل بیرن نیشی - جاپانی فوج کے دوم ڈویژن کا کمانیر ہے۔ جنگ جاپان وچین مین اس نے بہت نیکنامی حاصل کی تہی۔

لفٹننٹ جنرل پرنس فشمی - ایچ آئی ایچ جاپانی فوج کے فرسٹ ڈویژن کا کمانیر ہی اور جنگ چین وجاپان مین شریک رہا۔

لفٹننٹ جنرل ناکامورا - جاپانی افواج کی آٹہوین ڈویژن کا کمانیر ہے۔

لفٹننٹ جنرل دائی اوشیما - جاپانی فوج کے تیسرے ڈویژن کا کمانیر ہے۔

لنشین - یہ جنگی جہاز جاپان نے ارجنٹائن ریپبلک سے خریدا تہا۔ اس کی وسعت (۷۷۰۰) ٹن ہی۔

لیاؤ تونگ - اسی مقام پر روسی جمع ہو رہے ہین یہ جنگی حکمت کے اعتبار سے بہت اچہا ریلوے اسٹیشن لکڈن اور بندر آرتہر کے درمیان واقع ہے۔

مائزو - جزیرہ ہانڈو علاقہ جاپان مین بحری ڈاک یارڈ ہے۔

مائتوشیما - جاپانی جنگی جہاز ہے جس کی وسعت ۴۲۷۷ ٹن ہے۔

مارکوئس اتیٹو - یہ جاپان کا سب سے بڑا مشیر اور میکاڈو کا خاص صلاحکار ہے۔ جاپان کے آئین وقوانین وضع کرنے مین اس نے بہت کچہہ حصہ دے رکہا ہے اور انگلستان اور جاپان کے باہمی اتحاد مین اس نے بہت کچہہ کوشش کی ہی۔

مرورن - ہیکاڈو مین جاپان کا بحری اسٹیشن ہے یہان ایک قلعہ ہی۔

مسانپو (ساسپو) یہ کوریا کا بندر مصالحت فیوزن کے قریب واقع ہے۔ اور لنگاساکی دوکل کے فیصلہ پر ہے روسیون نے یہان کولنگ اسٹیشن حاصل کرنیکی کوشش کی تہی لیکن جاپان نے اسکو روکدیا۔

میکاڈو متسوہیٹو - جاپان کا شہنشاہ ہے جو ۳ نومبر ۱۸۵۲ء کو پیدا ہوا تہا اور ۱۳ فروری ۱۸۶۷ء کو تخت نشین ہوا۔

مکڈن منچوریا کا دارالحکومت ہے۔ منچو خاندان کا بحری مقام تہا۔ آجکل تخت چین پر متمکن ہے اسکی آبادی کوئی ڈہائی لاکہہ اور تجارت بہت بڑہی ہوئی ہے جو از قسم سمور اور پشمینہ ہے اس پر روسیون نے ۱۹۰۰ء مین قبضہ کیا تہا۔

منچوریا - اس مین چین کے تین صوبے شامل ہین۔ یہ دیوار چین کے شمال جانب واقع ہے اس کی آبادی نوے لاکہہ اور رقبہ تین لاکہہ ترسٹہہ ہزار میل مربع ہے۔ روس نے اس پر سنہ ۱۹۰۰ء مین اس بہانہ سے قبضہ کر لیا تہا کہ ہم باکسر (چینی) بغاوت کو فرو کیے دیتے ہین اور اقرارنامہ کے بموجب ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء مین اسکو خالی کردینا مناسب تہا ایسا نہ کرنا موجودہ جنگ کی علت غائی ہے۔

موکپو - یہ بندر مصالحت کوریا کی جنوب ومغرب مین واقع ہے اور بہت خوشنما جگہہ ہے۔ یہان (۱۰۰۰) جاپانیون کی آبادی ہے جنگی کارروائی کے لئے یہ موقعہ بہت اچہا ہے۔

میزرو - جزیرہ ہانڈو مین جاپانیونکا بحری سٹیشن ہے۔

میکاسا - نہایت زبردست جاپانی جنگی جہاز ہے۔ وسعت (۱۵۲۰۰) ٹن اور سولہ ہزار گہوڑون کی طاقت کا ہی اسکی رفتار ۱۸ ناٹ ہی اسمین ۴۴ توپیں رہتی ہیں۔ یہ مقام بیرو مین تیار کرایا گیا تہا۔

نائب امیر البحر ٹوگو - جاپانی بیڑہ کا کمانیر ہی بڑا جنگ آور افسر ہی۔ جنگ جاپان وچین مین اسنے نمایان خدمت انجام دی ہین اس نے بحری تعلیم گرینچ کے نیول کالج مین انگریزی قاعدہ سے حاصل کی ہے۔

نکولس دوم زار روس - تمامی روسی مقبوضات کا خود مختار شہنشاہ ۱۸ مئی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا تہا اور یکم نومبر ۱۸۹۴ء کو تخت نشین ہوا۔

ننگاساکی جنوبی جاپان مین اعلیٰ درجہ کا بندرگاہ ہی اور ساسیبو بحری اسٹیشن کے چند میل فاصلہ پر ہے جاپانی بیڑہ کی موجودگی کی یہ خاص جگہ ہے یہان گودام مین کوئلہ اور دیگر اشیاء بکثرت جمع رہتی ہیں مشرق الاقصیٰ مین اس سے زیادہ آسائش کا اور ڈاک کہین نہین ہی۔

نیوچوانگ - منچوریا کا بندر مصالحت ہی اسکی آبادی پچاس ہزار ہی یہ برٹش تجارت کا بڑا مرکز ہی جو روس کی قبضہ میں ۱۹۰۰ء مین آیا۔

والڈیووسٹاک - مشرق الاقصیٰ مین روس کے دو بڑے بحری اسٹیشنون میں سے ایک یہی دوسرا بندر آرتہر ہے یہ ٹرانس سائبیرین ریلوے کا ٹرمینس (انتہائی) کو تبدیل کردیا گیا۔ یہ شاندار بندر ہے لیکن موسم سرما مین برف سے ڈہک جاتا ہے یہان کا ڈاک یارڈ بہت اچہا ہے اسکی آبادی بیس ہزار اور بندر آرتہر سے ۱۰۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

وانسن (جنسن ہیون) کوریا کے شمال ومشرق مین ایک بندر مصالحت ہی۔ یہ بہت اچہا بندر ہی اسکی آبادی بیس ہزار ہے۔ اور جاپانی کثرت سے آباد ہین یہان سے سیول تک تار بہی لگا ہوا ہی۔

وجیو - دریائے یلو کے دہانہ کے قریب کوریا کے شمال ومشرقی حصہ مین واقع ہے یہان ایک ریلوے لائن یہان سے سیول تک تیار ہونیوالی ہی۔

وی ہیوی - چین کے صوبہ شین تنگ کی شمالی ساحل پر ہی اس کا پٹہ برطانیہ اعظم نے چین سے کرا یا تہا۔

ہاتسیوس - اس جاپانی جنگی جہاز پر بڑا جہنڈا رہتا ہے وسعت ۱۵ ہزار ٹن اور پندرہ ہزار گہوڑون کی طاقت کا اور رفتار ۱۸ ناٹ اس مین ۴۴ توپین رہتی ہین اور ایلسوک مین تیار کرایا گیا ہی۔

ہاربن - (کہاربن) منچوریا کا ریلوے مرکز ہی روسیون کی کوشش سے اسکو بہت سرسبزی حاصل ہوئی ہے اور اس وقت مکڈن کے ہم پلہ ہے یہ روسی فوج کا اقصائے مشرق مین ہیڈکوارٹر ہی جہان سپاہیون کے لیے بیشمار بارکین بنی ہوئی ہین۔

ہاکوڈیٹ - جزیرہ ہوکیڈو (ینیرو) پر بندر مصالحت اور بحری سٹیشن ہی اسکی حفاظت کو ایک قلعہ بنا ہوا ہے اسکی آبادی ۷۵ ہزار اور ولیڈیواسٹک کے بالکل مقابل واقع ہے دونون مقامات ۴۰۰ میل کا فاصلہ براہ سمندر ہے۔

ہانگ - ہانڈو کے مغربی ساحل پر سلطنت جاپان کا سب سے بڑا جزیرہ ہی ... شہر بارہ گہنٹہ مین ... کے قلعہ ... حال مین بہت استحکام دیا گیا ہی ہیروشیما تک یہان ایک سڑک جاتی ہے۔

ہسنمنش (شنمنٹن) چائنیز نارورن ریلوے کا شمالی ٹرمینس ہے مکڈن سے تیس میل بجانب غرب واقع ہے۔

ہیروشیما - یہ جاپانی شہر بحرالمیند مین واقع ہی یہان بہی ایک قلعہ ہے جنگ چین وجاپان کے زمانہ مین میکاڈو نے اپنی سکونت اسی جگہ اختیار کی تہی اور یقین ہے کہ موجودہ جنگ مین بہی میکاڈو کا قیام گاہ یہین ہوگا۔

ہیلر - (کہیلر) یہ شمالی منچوریا کا مغلون کے عہد مین دارالحکومت تہا۔ اب ٹرانس سائبیرین ریلوے کا بڑا اسٹیشن ہے۔

یانگ ہیونگ - علاقہ کوریا میں ایک شہر ہی جہان ایک چیف مجسٹریٹ رہتا ہے۔ جو خلیج براؤٹن پر واقع ہے۔

ہنیانگ سیول کا کورین نام ہے جسکو مین کی تقطیع مین تلاش کرنا چاہیے۔

یاشیما - جاپانی جنگی جہاز ہے اس کی وسعت بارہ ہزار پانسو ٹن ہے اور فوجی جہازونکا ہم پلہ ہے۔

یانگیپو - (یانگیپو) دریائے یلو کے دہانہ پر ایک بندر ہے جس پر اب روسیون کا قبضہ ہوگیا ہے۔

یوان شیکائی - یہ چینی وائسرائے شمالی چینی افواج کا کمانیر ہے اور صوبہ پیچلی جو انگ ... کا منتظم ہے۔

یوکوساکا - جاپان کا ایک مشہور بحری سٹیشن ہی جہان ڈاک یارڈ اور اسلحہ خانہ ہی کسی زمانہ مین بڑا بحری مرکز تہا مگر اب اس کا مدمقابل کیورے ہی۔

یوکوہاما - جاپان کا بڑا بندر ہے اس کی آبادی دو لاکہہ ہے۔

یونسان - وانس کا دوسرا نام ہی اس کو دائرکی تقطیع مین تلاش کرو۔

(مرتبہ ...)

ضروری! ضروری!! ضروری!!!
اطلاع خریداران الحکم کیلئے

خریداران الحکم اپنا فرض سمجہہ لین کہ ہر قسم کی خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکہا کرین ورنہ تعمیل ارشاد مشکل ہو سکیگی اور مطبع اسکا ہرگز جوابدہ نہین ہی کیونکہ خریداروں کی تعداد بفضل خدا ہر روز ترقی پر ہی چٹ کا نمبر دینے مین اسبات کا لحاظ کیا جاوے کہ رجسٹر ڈاک سے نہ لکہا جاوے پہ نمبر ڈاکخانہ کا جو اخبار کی رجسٹری کیلئے ملا ہوا ہی اسکو خریداروں کے نمبر کیساتہہ کچہہ تعلق نہیں ہی۔ ضرور خیال رہے۔ (ایڈیٹر)

الحکم کے ناظرین جنکے ذمہ کچہہ بہی بقایا ہے اگر اطلاع نہین دینگے کہ وہ کب واجب الادا رقم بہیجینگے تو ہر وقت الحکم کا وی پی لینے کو طیار رہین۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر احمدی اینڈ سنز مالکان کارخانہ کی اہتمام سے چہپکر شائع ہوا۔